

GOVERNMENT OF INDIA
NATIONAL LIBRARY, CALCUTTA.

Class No.

U

348.97

Book No.

A 383

N. L. 38.

MGIP Santh.—SI—30 LNL/58—9-4-59—50,000.

NATIONAL LIBRARY

This book was taken from the Library on the date last stamped. A late fee of 1 anna or 6 nP. will be charged for each day the book is kept beyond a month.

N. L. 44.

MGIPC—84—22 LNL/59—15-6-60—50,000.

~~E.~~

~~u~~

348.97

A 383

~~184. Jb. 90. 15~~

Al-Ghiyas Minal ma-as
Fi

Tahqiqit - Talagat is Salas
by

Abu Nasr

WELF LISTED

404

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المستغفرين

الغدير

2

تَحْفِظُوا الصَّلَاةَ

تصنیف لطیف تالین مینعت جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول حامی
سنت شنیه حامی برکت و نیر احمد صفر فز و بهر پنج باب مولانا مولوی سید محمد ابوالفتح
گیلانوی بهاری دام فیضه الجاری این مولانا مولوی سید محمد حسن صاحب مدرع

عبد الوہید غلام صدیق خٹن الفردوسی مہتمم مطبع اعوان السنہ ۱۳۸۵

طریقہ سیّدی میں ذکر و طہارت و نماز

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر المعرف بالذکر جیسا کہ مولوی محمد عبدالحکیم جیلانی موضع گیلانی پرکاش

چند تحریریں فقوی مکمل	بظرفاضلان محبوب آمد
ہر آن چیزیکہ تسلیم آرد داشت	بحمد اللہ کہ آن مطلوب آمد
مدلل از دلائل گشت چندان	مخالفت ہم بر آن محبوب آمد
چومینہ این رسالہ را با انصاف	بدل گوید کہ نفوذ خوب آمد
رجحانست چون تاریخ طباش	دلش گفت از ہے مرغوب آمد

وله ایضا نہ عیسوی

بر مخالف چوسنگ سخت آمد	کین رسالہ جدید چاپ شدہ
دوستان را نوید فرحت باد	فتویٰ دلپذیر چاپ شدہ
سن عیسوی دل رحیم بگفت	حجت بے نظیر چاپ شدہ

قطعہ تاریخ از مولف رسالہ ہذا کہ از حذف الف از لفظ اعداء و غیرتانی من طبع برآمد

رسالہ ہوا جبکہ چھپ کہ تمام	تو مطبوعہ خاطر خوانا خاص عام
توجہ سے جبکہ یہ فتویٰ چھپا	کیا اسکے چھپنے میں جلد اہتمام
فرین ہین با علم و فضل و کمال	ذہین و فہمین اور ذی الاحشام
گرامی ہم قاضی عبد الوحید	رئیسان پستہ میں ہین فی الکرام
وہ فتوای اخاف کے ہین کفیل	مخالف کی ہجو جسین تر وید تمام

معزز رہین اپنے اقران میں	مکرم خدا او نکور کھے
مین ممنون ہوں آنکے احسان کا	لیا اسکے تصحیح کا انتظام
مین بیٹھا تھا تاریخ کے فکر میں	یکایک ملک نے دیا یہ سپام
سہ پائے اعدا قلم کر کے کہہ	مخالف یہ حجت یہ ہے لا کلام

۱۵ جلد اول
۱۶ جلد دوم
۱۷ جلد سوم
۱۸ جلد چہارم
۱۹ جلد پنجم
۲۰ جلد ششم
۲۱ جلد ہفتم
۲۲ جلد ہشتم
۲۳ جلد نهم
۲۴ جلد دہم
۲۵ جلد یازدہم
۲۶ جلد سولہم
۲۷ جلد ہفدهم
۲۸ جلد اٹھارہم
۲۹ جلد نولہم
۳۰ جلد دہم





رسالہ الغیاث من المعاش تحقیق الطلاق الثلاث

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محمد اکبر یا من نور قلوبنا بلقائے التوحید والعرفان ونشکرت یا من
زین صدورنا بحلل اعدائے والايمان ونصلى على نبیست محمد
الذی محی ظلمت الکفر والطغیان ونسلم علی رسولک اکمل الذی
مبشر بلسان کل نبی بالآیاتان وعلى الله واصحابه الذین بلغوا الشوق
المدايح برسوخ الايقان دایما الی بقاء الزمان اما بعد مقدمہ
زائد ہوا کہ ایک مستفتا پر نسبت طلاق ثلاث فی مجلس احد کے مع جواب نظر سے گذرا تھا۔ مجھے نے
مخالفت ایامہ اربعہ و جمہور مجتہدین و فقہاء و محدثین و جمہور صحابہ و تابعین بلکہ اجماع کاکر کے برعکس
فی فہم الامری اپنی برہنہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباسؓ کان الطلاق علی ہر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی بکروستین بن خلافت عمرؓ طلاق الثلاث واحدہ صر کے
طلاق ثلاث جلسہ واحدہ کو فتویٰ طلاق حتمی کا دیا طرفہ ماجرایہ کہ تعمیل پر اس فتویٰ کے کوشش نہایت
بلیغ کی جاتی ہو بعض بعض اشخاص کو اس فعل کو مرکب بھی کرا دیا مختلف توجہ کہ عوام کو جو کالافہم ہرین معتقد



فی الکلام بنال کیلے بہت سے صحابہ کبار و تابعین خیار کا بلائند نام شمار کر کے انکو بھی اس فتویٰ منکر کا قائل بنایا
 بلکہ امام ابوحنیفہ رحمہ کو بھی زبردستی اٹھا، بحیال بنایا حالانکہ جتنے صحابہ کے نام شمار کئے ہیں انہوں نے بے سند صحیح مطلق منقول
 ہونیکا فتویٰ منقول ہوکا سمجھی یا بالفعل جزمانہ کا انداز ہو کہ ہر شخص متبع و نصات موافق ہوسات کا درجہ ہو
 کسی مسلمین میں پسرول نے خواہش کیا کسی ایک دو جہتہ کا فتویٰ منکر عمل کرنے پر اس کے ڈٹ گئے یہ نہیں خیال کیا کہ
 مسائل شرافہ متروکہ پر عمل کرنا مندرجہ جو کون مسئلہ متروکہ ایسا نہیں ہو کہ حسین و دو ایک جہتہ اباحت منقول
 نہ ہو کچھ حالت طلاق متروکہ طلاق عکسہ وغیرہ سے منقول ہو مگر اس اباحت کا کسکی اعتبار نہیں کیا مندرجہ
 ہی جو ہے طبیعت آسان طلب گئی مسائل تحقیق سہل پر تو لوگ عمل کر نہیں سہل، انکاری کرتے ہیں پھر ایسے
 مسئلہ میں حسین و انفس کی مخالفت ہو کہ تو عمل کرنے پر آمادگی ہوگی پس مؤمنانہ و حائزہ کرکشی را حسب طبع
 پاکر دستور العمل بناؤ والا اور اسی کی راہ کی تائید میں رسالہ سیاہ کر دیا اس فتویٰ مطلق نے ہی لوگوں کو کو متروکہ
 کر دیا جو بعضوں نے مطلق ثلاثہ کو کچھ جمع بھی کر لیا تو اورد مسائل بھی جاری ہو گئی اولاد و نسل پر کیا حکم لگایا
 جائیگا ذرا عقل سے سمجھ لیجئے اگر اس فتویٰ منکرہ کو انسلاو کہ جانب علماء توجہ نہ کرینگے ابطال پر اسکو قلم اٹھائیے
 تو مسلمین انسانی پھر کیا ہوگی لوگ برساتا مذہب جہود ارتکاب میں عام کے مبتلا رہینگے۔ گوین ایسا نہیں ہوتا
 کہ کسی مسئلہ میں قلم فرمائی کروں لیکن ایسی حالت میں کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ لوگ درپے اشاعت اس فتویٰ
 مردودہ کو ہیں اور مخالفت حدیث و آیات و فتاویٰ صحابہ کا کچھ ہاں نہیں کرتے ہیں چپ رہنا صرف خلاف
 دیانت و شرع کو ہے۔ لہذا تحقیق متحدہ اس بات کی کہ مطلق ثلاثہ جملہ احوال میں مغلطہ ہوتی ہو لکھنا ضروری سمجھا شہر
 اگر بھی کو نابینا و چاہ ہست نہ اگر خاموش بنیشتی گناہست نہ تاکر لوگ اصل حقیقت واقف ہو کر اس فتویٰ پر عمل کرنے
 سے باز رہیں اور نام اس سالہ کا الغیاش من السعائ فی تحقیق الطلاقات الثلاثہ لکھ لیا
 اصل طلاق ثلاثہ سے میں دعا کرتا ہوں کہ لوگ اس سالہ حجاز کو پڑھ کر مذہبی سے واقف ہو کر عمل سابقہ سے متنبہ ہو جائیں
 کی متعلق فی حق کتاب اللہ فیہ رسالہ کسکی طعن سالہ کچھ ایسا نہیں ہو بلکہ نفس مسئلہ طلاق کی تحقیق ہے۔

نصیب سائل طلاق میں برخلاف مذہب جمہ کے بعض بعض شاذ کوئی مخالفت کو متقول ہو کر مع خلاف
 اشد و نہ معتبر نہیں ہوا میں قیم نے نادالعا میں لکھا ہے کہ اس مسئلہ طلاق میں چار مذہب ہیں ایک مذہب ہے
 اگر کوئی شخص اپنی بی بی مدخولہ بہا وغیرہ خولہ بہا کو تین طلاق بالا جمال ایک جلسہ میں دے یعنی یوں کہے
 تمہکو تین طلاق دیا یا بالافتراق ایک جلسہ میں دے یعنی یوں کہے کہ تمہکو طلاق دیا تمہکو طلاق دیا۔
 یا بالافتراق تین طلاق تین طلاق دے یعنی جب جب حیض سے پاک ہو ایک ایک طلاق تینوں
 طہر میں دے ان سب صورتوں میں طلاق مغلطہ ہو جائیگی بغیر کھل کے دوسرے مرد سے شوہر
 اول پر حرام ہے یہ مذہب ہر ایسے اربعہ و مہذبہ میں کثیر صحابہ کا دوسرا مذہب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تین
 طلاق بالا جمال یا بالافتراق ایک جلسہ میں دے تو ایک طلاق بھی نہیں پڑی کسی امام احمد کہ کی طرف اس
 مسئلہ کی نسبت کی تو امام احمد نے فرمایا کہ یہ مذہب شیعہ کا ہر اس طرف ابن حزم بھی مائل ہے
 یہ سراسر مذہب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تین طلاق بالا جمال یا بالافتراق ایک جلسہ میں دے تو ایک طلاق پڑی
 یعنی ایک طلاق جمی پڑی یہ مذہب محمد ابن اسحاق و طاؤس و عروہ کا اور متاخرین حافظ ابن تیمیہ کا۔
 چوتھا مذہب یہ ہے کہ اگر بی بی مدخولہ بہا کو تین طلاق ایک جلسہ میں دینے سے طلاق مغلطہ پڑی اور اگر
 غیر مدخولہ بہا کو تو ایک شمار کیا جائیگی بغیر کھل کے اُسے جائز ہے یہ مذہب ایک جماعہ اصحاب حضرت ابن
 عباس و کا اور یہ مذہب اسحاق ابن راہویہ کا ہر تمام ہوئی عبارت ابن قیم کی ترجمہ لیکن ابن قیم نے
 تیسرے مذہب کی اپنی طلاق ثلاثہ جلسہ احدہ طلاق جمی ہوگی تاہم کی ہر اور اُس کے ثبوت کی طرف
 زور دیا لیکن حق یہ ہے کہ طلاق ثلاثہ جلسہ احدہ میں ہو یا جلسات متفرق میں تین طلاق مغلطہ ہوگی وہ
 صورت بغیر کھل کے مشوہراطل سے کھل نہیں کر سکتی اور یہی بات قرآن و احادیث و فتاویٰ صحابہ کی ثابت ہے
 بلکہ اسی بات پر قرن خلافت میں حضرت عمرؓ کی اہل ہو گیا کسی صحابہ اختلاف بعد اُس کے مردی نہیں بلکہ
 جو صحابہ قبل میں بسبب غفلت جمی کو قائل تھے پھر بعد کر گویا کہ اگر آتا ہو قرن تاہم میں اگر بعض چیز

لوگوں سے جو قول بالرجسی مردی ہو وہ اجماع سابق کا سواض نہیں جو اب تفصیل وار دلائل قرآن و حدیث و فتویٰ اصحاب کی بیان ہوتی ہیں اور آئنا ذکر میں مباحث بھی کئی جائیں گے۔ وفاق القاس ناظرین کی خدمت میں گذارش ہو کہ اس سار کو قلب معنی و قائل صادق و فکر صحیح سے ملاحظہ فرما دیں ہر ہر مباحث کو نظر انصاف سے غور کریں پھر حسبہ شدہ تحریر کر کے اسے صاحب قایم کریں کہ طلاق ثلاثہ جلد احدہ حبسی ہو یا منقطع محض اس سوال سے کہ جس کہ چکے ہیں اب منقطع کہنے میں کی ہو ہرگز شاکہ محققین سے نہیں ہو دیکھئے اصحاب کرام اگر حق بات ادنیٰ درجہ کی لوگوں سے بھی سنتے تھے تو قبول کرنے میں عار و ننگ نہیں فرماتے تھے مسئلہ مثل آئین دروغ البیہ کی نہیں ہو مسئلہ طلال و حرم کا ہو نہایت تحقیق و تامل کا لینا چاہئے نہی ہی لغزش میں سخت ہلاکہ میں نہ نہ کا ڈر ہو بلکہ مناسب ہو کہ جمہو مجتہدین سلف کی تحقیقات پر اعتقاد و اتقفا کر کے اسکی موافق فتویٰ دین مذہب شاذہ کی پیروی کر نیکی حاجت نہیں ہو آئنا ذکر کا مقدمہ یہ اللہ علیہ السلام

فصل اول اہل اسلام میں طلاق کی تعداد مقررہ تھی لوگ طلاق غیر متناہی تو تھے اور پھر رجوع کر لیتے تھے جس عورت کو نہایت جرح ہوتا تھا تو اللہ جل شانہ اس طلاق کو محدود فرما دیا اور حکم دیا کہ جس عورت کو تین طلاق دی جائے وہ عورت اس شوہر کو حرام ہو گئی جب تک کہ دوسری شادی کر کے اسے ہمستر نہ کرے اور نہ طلاق تک حق رجعت شوہر کو رہتا ہو حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عروۃ ابن زبیر قال کان الناس فی ابتداء الاسلام یطلقون من غیر حصر ولا عدہ وکان الرجل اذا طلق امرأۃ فاذا اقامت انقضی عہدہا ورجعہا ثم طلقها کذا لکنا اجماعاً القصد مضار تھا ففترک الطلاق مرتان فاذا طلق ثلاثاً لم یحل اللہ حق تنکحہا ورجعہا غیر انقضی۔ اپنی تفسیر منظر یہی ترجمہ ابتداء اسلام میں لوگ طلاق بغیر شمار کے دیتے تھے۔ یعنی طلاق یا دہر یا بیس۔ دیتے تھے۔ اور جب عدت ختم ہو نیکی آتی تھی تو پھر رجوع کر لیتے تھے۔ بغیر ضرورتی عورت کے پس تاہل ہوتی آیت الطلاق مرتان۔ یعنی دو طلاق تک حق رجعت شوہر کو رہتا ہو اگرچہ

تین طلاق، یا تو اس عورت کے بغیر نکاح کو دوسرے شخص کے شوہر اول سے نکاح کرنا حلال نہیں ہے۔ **حدیث ششم**
 روی ابو داؤد والنسائی من طریق یزید بن عیینہ عن عکرمہ عن ابن عباس قال فی قولہ تعالیٰ
 ولعولتھن احق بہا دھن فی ذلک اذا اراد واصلہا کان الرجل اذا اطلق امرأۃ کان احق بہا
 وان طلقھا ثلاثا ففسخ ذلک۔ الطلاق مرتان مخرجہ ابو داؤد والنسائی نے حضرت ابن عباس سے
 روایت کیا ہے شان نزول میں آیت الطلاق مرتان کے قبل میں مردوں کو سبب قول اللہ تعالیٰ ولعولتھن
 احق بہا دھن کی یعنی مرد لوگ بعد طلاق کے رجعت کر سکتے ہیں بعد تین طلاق کے بھی رجعت کرنا حلال باقی
 رہتا تھا لیکن الطلاق مرتان سے بعد تین طلاق کے حق رجعت کا منسوخ ہو گیا۔ یعنی اب بعد تین طلاق کے
 عورت شوہر اول پر حرام ہو جاتی ہے یہاں تک کہ دوسرے مرد سے شادی کر لے اس حدیث کو ابو داؤد نے باب
 نسخ الرجعت بعد ثلاث میں لایا ہے۔ الطلاق مرتان کی شان نزول جب معلوم ہو چکی تو اب پوری آیت سنو
 جس کا یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورت بعد تین طلاق کے حرام ہو جاتی ہے **آیت الطلاق** مَرَّانَ فَامْسَاکُ
 بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِیْ بِاِحْسَانٍ۔ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَہٗ مِنْۢ بَعْدِ حُدُودِ اللّٰہِ زَوْجًا غَیْرَہٗ
 مخرجہ بعد وطلاق دینیکیا عورت کو ٹھہر لے یعنی رجعت کر لے بطریق مناسب یا تیسری طلاق بہرہ
 کیساتھ دیدے اور جب تینوں طلاق دیدیا تو وہ عورت حلال نہیں ہے شوہر پہرہاں تک کہ دوسرے مرد سے
 نکاح کر لے۔ اس آیت میں تیسری طلاق کون لفظ سے مراد ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ لفظ فَاِنْ طَلَّقَهَا
 سے مراد ہوا ہے بعض لوگ کہتے ہیں اَوْ تَسْرِیْ بِاِحْسَانٍ سے۔ تیسری طلاق مراد ہے چنانچہ حدیث سے
 بھی یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ۔ اَوْ تَسْرِیْ بِاِحْسَانٍ۔ سے تیسری طلاق مراد ہے **حدیث ششم** اخبرنا الطبری
 وغیرہ عن عبد اللہ بن سہیل بن سمیع عن ابی نہدین قال قال رجل یارسول اللہ صلعم الطلاق مَرَّانَ
 فَاِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَامْسَاکُ بِمَعْرُوفٍ اَوْ تَسْرِیْ بِاِحْسَانٍ ہے الثالثة۔ اخبرنا ابو داؤد
 فی ناسخہ وسعیل ابن منصور فی سنتہ وابن مردویہ من حدیث ابن زبیر بن الاسدی

وانهم ابن مردويه والذی یقطر من حلیثہ اشترجہ الشہ بن مالک سے مروی ہے کہ
 ایک شخص نے بنی معلوم سے سوال کیا کہ آیت الطلاق مرتان میں تیسری طلاق کہاں ہے آنحضرت
 جواب دیا کہ۔ خامساک بمعروف اولس مع باحسان سے طلاق ثالث مراد ہے ابن قحطان نے
 کہا کہ اس حدیث کا مسند ہونا بھی صحیح ہے کچھ مذاہب نہیں ہیں کہ ایک شخص کے دو شیخ ہوں سہیل بن سنان
 زہریں اور انس ابن مالک سے روایت کیا وہ لا مانع فیہ۔ ابن قحطان نے بھی اس حدیث کی تصحیح کی ہے
 حدیث شان نزول آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ طلاق دینے میں اول ہسٹام میں تعدد کثرت
 صیغہ طلاق کو کچھ نہیں سمجھتے تھے لیکن آیت الطلاق مرتان کی نازل ہونے سے تین طلاق دینے
 کے بعد چوتھی رحمت منج ہو گیا غرض کہ آیت الطلاق مرتان الہم اور شان نزول کو ملحوظ رکھنے سے
 معلوم ہوتا ہے کہ ایقاع طلاق میں تعدد یعنی تین یا صیغہ طلاق کا دینا مشروع ہے لفظاً ہوا یعنی جو حال
 ہوتا ہے مجموعہ تین سے عام ازینکہ وہ مجموعہ تین طلاق کا صیغہ اجمال ہو یا بن طور کہ یوں کہا جا کر تھکے
 تین طلاق دیا۔ یا صیغہ تفصیل ہو یا بن طور کہ یوں کہا جا کر تھکے طلاق دیا۔ تھکے طلاق دیا کہ ایک آیت
 فَإِنْ طَلَّقَهَا وَلَا تُحْصِي لَهُ مِنْ بَعْدِ مِین مطلقاً ہے کہ جب تیسری طلاق یا جب تینوں طلاق دینا تو وہ
 عورت حلال نہ ہوگی الہم ایک جلسہ میں تینوں طلاق دی یا جلسات متفرقہ میں لفظاً تین طلاق ہو یا معنی
 تین مدت میں طلاق دینے کو شرط درست کہنا زیادتی عمل کن ب اللہ میں عند نفسہ جو پس مجموعہ تین طلاق
 جو سبب شرط حرمت ہے جس عورت پر پایا جائیگا حالت ہوش یا حکم میں ہوش کے جزائمی حرمت مرہمت ہائی
 جائیگی اس واسطے شروع میں طلاق بالہزل یعنی کھیل سے کوئی طلاق دی تو طلاق واقع ہو جائیگی کیونکہ اگر اس
 احکام ظاہر لفظ پر ہوتا ہی علم بالہزل نہ ہو حدیث روئی الذی یقطر و ابو داؤد عن ابی مرزہ علیہ السلام
 معلوم قال ثلاث جلد من جلد وھر لمن جلد لنکاح والطلاق والرجعة والطبرانی
 من حدیث فضالہ بن عبید اللہ یلفظ ثلاث جلد بحوز اللعب فیمن الطلاق والنکاح والعنا

وفي مستند الحارثي فمن قال من فقد وجب. واخرج عبد الرزاق عن علي بن مسعود
 نحوه موصيا قال انما ما في الطلقة الجيبا ترجمه حضرت ابو هريره نے بنی ہلم سے روایت
 کیا کہ تین چیز فی الحقیقت کہی جاتی ہیں یا کس سے کہی جائے اس کا حقیقت پایا جائیگا۔ ایک نکاح ہے۔
 دوسری طلاق۔ تیسرا غلام آزاد کرنا اور قطعی دوا دواؤں کے روایت میں ہے کہ تیسری وجہ ہے اس
 حدیث کو طبرانی اور حارثی نے بھی روایت کیا ہے اور عبد الرزاق نے حضرت علی اور حضرت
 ابن مسعود سے موقوف روایت کیا ہے غرض کہ آیت۔ الطلاق مرتان اس بات پر نص ہے کہ جب کوئی
 مرد اپنی زوجہ کو دو طلاق دیکھا سو وقت تک مرد کو حق ہے کہ اس عورت کو پھر لے سکتا ہے اور اگر تین طلاق
 دیدے تو وہ عورت جب تک دوسرے مرد سے نکاح نہیں کر لے گی شوہر اول سے نکاح کرنا حرام ہے اس آیت میں
 یہ ذکر نہیں ہے کہ تیسری طلاق دینا شرط حرمت نکاح ہے اگر تین طلاق دیکھا لیکن ایک ہی طہر میں
 تینوں طلاق دے تو طلاق واحدہ ہوگی یک طلاق بھی نہیں پڑے گی آیت۔ قُلْ لَّوْكَانَ لِرَبِّكَ
 یعنی عورت کو طلاق طہر میں دو ہمیں طلاق فی العادت دینا حکم ہے نہ تین عدت میں۔ ہمیں کسی
 اہل اسلام سے انکار نہیں ہے کہ تین طلاق طلاق منقطعہ ہے لیکن منقطعہ ہونے میں تین طہر یا تین جلسہ میں ہو کر
 شرط حرمت قرار دینا یہ شرط منقطعہ نفس ہے کسی آیت قرآنی یا حدیث رسول سبحانی سے یہ شرط نہیں
 نکلتی ہو اگر فی الواقع وقوع طلاق ثلاثہ میں تفریق جلسہ جدیدہ شرط ہوئی نہ تعدد ضیفہ طلاق یعنی طلاق
 منقطعہ ہونے میں تین طلاق کے تین جلسہ یا تین عدت شرط ہے جب تک طلاق تین جلسہ یا طہر میں
 نہیں دیکھا طلاق منقطعہ یا طلاق جمع نہیں پڑے گی تو آیت۔ یٰۤاَيُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوْا
 کَاثِبًا سَاعًا مِّنْ وَّهْلِ الْاٰیْمَنِ طلاق دو جلسہ یا دو عدت میں دو بعد اس کے پھر لے لے کر تیسرے
 عدت میں نکاح طلاق دیدے اور اس تیسرے دفعہ طلاق میں پھر حق لے لے کر تیسری عدت میں رہتا ہے بغیر حلالہ کے
 اس کا آیت تین الطَّلَاقُ مَرَّتًا۔ مذکور ہے۔ مَرَّتًا۔ کے معنی اردو میں دو بار کے ہر دو جلسہ

لکھنؤ میں طلاق فی الحقیقت پایا جائیگا۔
 ترجمہ حضرت ابو هريره نے بنی ہلم سے روایت کیا کہ تین چیز فی الحقیقت کہی جاتی ہیں یا کس سے کہی جائے اس کا حقیقت پایا جائیگا۔ ایک نکاح ہے۔ دوسری طلاق۔ تیسرا غلام آزاد کرنا اور قطعی دوا دواؤں کے روایت میں ہے کہ تیسری وجہ ہے اس حدیث کو طبرانی اور حارثی نے بھی روایت کیا ہے اور عبد الرزاق نے حضرت علی اور حضرت ابن مسعود سے موقوف روایت کیا ہے غرض کہ آیت۔ الطلاق مرتان اس بات پر نص ہے کہ جب کوئی مرد اپنی زوجہ کو دو طلاق دیکھا سو وقت تک مرد کو حق ہے کہ اس عورت کو پھر لے سکتا ہے اور اگر تین طلاق دیدے تو وہ عورت جب تک دوسرے مرد سے نکاح نہیں کر لے گی شوہر اول سے نکاح کرنا حرام ہے اس آیت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ تیسری طلاق دینا شرط حرمت نکاح ہے اگر تین طلاق دیکھا لیکن ایک ہی طہر میں تینوں طلاق دے تو طلاق واحدہ ہوگی یک طلاق بھی نہیں پڑے گی آیت۔ قُلْ لَّوْكَانَ لِرَبِّكَ یعنی عورت کو طلاق طہر میں دو ہمیں طلاق فی العادت دینا حکم ہے نہ تین عدت میں۔ ہمیں کسی اہل اسلام سے انکار نہیں ہے کہ تین طلاق طلاق منقطعہ ہے لیکن منقطعہ ہونے میں تین طہر یا تین جلسہ میں ہو کر شرط حرمت قرار دینا یہ شرط منقطعہ نفس ہے کسی آیت قرآنی یا حدیث رسول سبحانی سے یہ شرط نہیں نکلتی ہو اگر فی الواقع وقوع طلاق ثلاثہ میں تفریق جلسہ جدیدہ شرط ہوئی نہ تعدد ضیفہ طلاق یعنی طلاق منقطعہ ہونے میں تین طلاق کے تین جلسہ یا تین عدت شرط ہے جب تک طلاق تین جلسہ یا طہر میں نہیں دیکھا طلاق منقطعہ یا طلاق جمع نہیں پڑے گی تو آیت۔ یٰۤاَيُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوْا کَاثِبًا سَاعًا مِّنْ وَّهْلِ الْاٰیْمَنِ طلاق دو جلسہ یا دو عدت میں دو بعد اس کے پھر لے لے کر تیسرے عدت میں نکاح طلاق دیدے اور اس تیسرے دفعہ طلاق میں پھر حق لے لے کر تیسری عدت میں رہتا ہے بغیر حلالہ کے اس کا آیت تین الطَّلَاقُ مَرَّتًا۔ مذکور ہے۔ مَرَّتًا۔ کے معنی اردو میں دو بار کے ہر دو جلسہ

روز و عدت کے پس یہ کہنا کہ ہاں یا نہ کہ جسے اپنی بی بی کو ایک جلسہ میں عین علاق بالا جمال یا بالفرق
 دیا وہ عورت مطلقہ ثلاثہ لفتا و عمر کا نہیں کہہ سکتی ضرور مطلقہ ثلاثہ کہہ سکتی کسی آدمی سے اگر کسی مجلس
 یا الگ الگ تین و چار ایک مجلس میں دیا تو دینے والا کیا کہنا کہ اوجت ثلثہ ما ہم۔ لفتا و عمر کا
 صحیح ہو گا قیاس تو یہ ہو کہ بسطرح کلی ایک بار کی اقرار سے منعقد ہو جاتا ہو اسبطرح علاق بھی جو فسخ
 عقد کلی ہو ایک بار کے کہہ دینے سے فسخ بالکلیہ ہو جاتا چاہے لیکن چونکہ وجوہات طلاق بیشتر نفی
 ہوتی ہیں جو پھر تھوٹے روز کے بعد وہ وجوہات مرتفع ہو جاتی ہیں اور ایک سے کم کوئی عدت
 نہیں چاہیے اگر ایک ہی طلاق کو فسخ کلی میں موثر قرار دیا جاتا تو اسکا تدارک ممکن ہی نہیں تھا اگر پھر
 خواہش ملاپ کی ہوتی۔ اسبواسطے اللہ جاشائے مطلق تک حق تو مانگا دیا ہو تاکہ اگر اصلاح
 بین الزوجین اسکے اندر ہو جا تو پھر تدارک ممکن ہو اور اس میں شک نہیں کہ طلاق مسنونہ ہی ہو کہ
 طلاق ثلاثہ مطلقہ کو تین جہز میں ایک ایک کر کے دے تاکہ اگر بفضل الہی وہ بیچ مرتفع ہو جا تو رجعت
 کر سکے تدارک اسکا اپنی ہاتھ میں رہی اور اگر اس تینوں طلاق کو ایک ہی جلسہ میں دے دے اور
 باعث منافرت فرد ہو جا تو پھر نہ است سے کچھ فائدہ نہہ گا کیونکہ امکان تدارک کو ہاتھ سے کہو بٹا
 اسی فائدہ کی طرف باری تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے **آیت** لعل الله یحْدِثَ بَعْدَ ذَلِكْ اَمْرًا
 شاید اللہ جل شانہ کوئی نئی بات پیدا کر دے **ہ** احکام کے دو قسم ہیں ایک وہ حکم جو قطع بندہ ہی
 واسطے مشروع ہو ہو جیسا روزہ رمضان میں و مسافر کو قضا کرنا اختیار ہے نماز سفر میں قصر کرنا حکم
 ہی طلاق ثلاثہ مجلسات متفرق میں دینا مسنون ہے سب اسکات نقطہ نظر دفع حج بندگان کے مقرر
 کیا گیا ہو اگر کوئی س انعام الہی کو اپنے ہاتھ سے کھو دے و مسافر رمضان میں روزہ رکھ کر سفر
 میں پوری نماز ادا کرے تو کیا اسکا روزہ **مکمل** اسد باطل ہو جائیگا ہرگز نہیں اسبطرح اگر کوئی تین
 طلاق جو تین حد میں دینا چاہے تھا ایک ہی جلسہ میں دیکر طلاق ضرور پڑیگی کیونکہ بفضل الہی کو

نہ بلکہ شخص ایک مجلس میں
 طلاق ثلاثہ دے کر تین روزہ
 کا روزہ رکھ کر تین روزہ
 کا روزہ رکھ کر تین روزہ
 کا روزہ رکھ کر تین روزہ

اگر کوئی شخص اپنے ہاتھ سے خلیع کر دے تو خود بہ نقصان کیا۔ دوسرا حکم تعدی ہے کہ اس میں بندہ کا
 قاعدہ ظاہر طور پر مقرر ہوا ہے لیکن جس حیوان نے اس کو بھڑائی کا حکم دیا ہے اگر اس طریقہ سے حکم
 بجا نہیں لایا گیا وہ شرفاً سداً باطل ہوگا۔ جیسے طواف خانہ کعبہ سات بار سعی یعنی دوڑنا کہ وہ صفائے
 مرد و مک سات بار وغیرہ وغیرہ کہ اگر بطور شریعت بجالایا نہیں جائیگا وہ فعل فاسد و باطل ہوگا اگر
 ایقل طلاق میں تعدی صیغہ طلاق کو دخل ہو نہ ہاں اب بھی ایک جلسہ میں طلاق دے تو بھی طلاق مختلطہ
 نہ پڑیگی حق مراجعت باقی رہتا ہے تو پھر حدیث شان نزول کا کیا مطلب ہوگا۔ ان اہل اذان طلاق
 امرائے کمال حق بر حجتہ وان طلقوا ثلاثاً ففسخ ذلك الطلاق امراتان ترجمہ لوگ اگر
 تین طلاق بھی دیتے تھے تو بھی رجعت کر سکتے تھے لیکن آیت الطلاق مرتان نے اس
 حق کو نسخ کر دیا یعنی بعد نزول اس آیت کے حق رجعت منسوخ ہو گیا طلاق ثلاثہ منقطع ہو گئی اس آیت
 اور حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تعدی طلاق کو حرمت مراجعت میں دخل ہے نہ تعدی حد
 کو۔ علاوہ اسکے اگر طلاق طریقہ سنون ہی کو اثر طلاق میں یعنی فسخ کلمہ میں دخل ہے نہ بن ہر
 میں طلاق دینے سے حرمت مراجعت لاحق ہوگی اگر ایک جلسہ میں تین طلاق دیا چونکہ طریقہ
 خلاف سنت ہے تو اس طرح طلاق دینا بدعت ہے اور امور بدعیہ کا کچھ اعتبار نہیں ہے
 حدیث میں آیا ہے کہ جس چیز میں میرا حکم نہیں ہے وہ فعل مردود ہے تو لازم آتا ہے کہ
 طلاق حالت حیض میں دینے سے ایک طلاق بھی نہ پڑیگی کیونکہ حیض میں طلاق دینا بھی بخلاف
 سنت ہے حالانکہ یہ مذہب شیعہ میں کا ہے۔ جسکی علامہ امام احمد فاکرہ و قال هو قول
 الامام احمد رحمہ اللہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے اپنے زور کو بحالت حیض بنا دیا سنگی میں طلاق دیا تھا
 تو آنحضرت صلی علیہ وسلم نے حالت حیض میں طلاق دینے کو ممنوع فرمایا اور چونکہ ایک طلاق دیا تھا
 اس لئے مراجعت کا حکم دیا اور اس ایک طلاق حیض دالی کو بھی ایک شمار فرمایا حدیث

طلاق ثلاثہ
 اگر کوئی شخص اپنے ہاتھ سے خلیع کر دے تو خود بہ نقصان کیا۔ دوسرا حکم تعدی ہے کہ اس میں بندہ کا قاعدہ ظاہر طور پر مقرر ہوا ہے لیکن جس حیوان نے اس کو بھڑائی کا حکم دیا ہے اگر اس طریقہ سے حکم بجا نہیں لایا گیا وہ شرفاً سداً باطل ہوگا۔ جیسے طواف خانہ کعبہ سات بار سعی یعنی دوڑنا کہ وہ صفائے مرد و مک سات بار وغیرہ وغیرہ کہ اگر بطور شریعت بجالایا نہیں جائیگا وہ فعل فاسد و باطل ہوگا اگر ایقل طلاق میں تعدی صیغہ طلاق کو دخل ہو نہ ہاں اب بھی ایک جلسہ میں طلاق دے تو بھی طلاق مختلطہ نہ پڑیگی حق مراجعت باقی رہتا ہے تو پھر حدیث شان نزول کا کیا مطلب ہوگا۔ ان اہل اذان طلاق امرائے کمال حق بر حجتہ وان طلقوا ثلاثاً ففسخ ذلك الطلاق امراتان ترجمہ لوگ اگر تین طلاق بھی دیتے تھے تو بھی رجعت کر سکتے تھے لیکن آیت الطلاق مرتان نے اس حق کو نسخ کر دیا یعنی بعد نزول اس آیت کے حق رجعت منسوخ ہو گیا طلاق ثلاثہ منقطع ہو گئی اس آیت اور حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تعدی طلاق کو حرمت مراجعت میں دخل ہے نہ تعدی حد کو۔ علاوہ اسکے اگر طلاق طریقہ سنون ہی کو اثر طلاق میں یعنی فسخ کلمہ میں دخل ہے نہ بن ہر میں طلاق دینے سے حرمت مراجعت لاحق ہوگی اگر ایک جلسہ میں تین طلاق دیا چونکہ طریقہ خلاف سنت ہے تو اس طرح طلاق دینا بدعت ہے اور امور بدعیہ کا کچھ اعتبار نہیں ہے حدیث میں آیا ہے کہ جس چیز میں میرا حکم نہیں ہے وہ فعل مردود ہے تو لازم آتا ہے کہ طلاق حالت حیض میں دینے سے ایک طلاق بھی نہ پڑیگی کیونکہ حیض میں طلاق دینا بھی بخلاف سنت ہے حالانکہ یہ مذہب شیعہ میں کا ہے۔ جسکی علامہ امام احمد فاکرہ و قال هو قول الامام احمد رحمہ اللہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے اپنے زور کو بحالت حیض بنا دیا سنگی میں طلاق دیا تھا تو آنحضرت صلی علیہ وسلم نے حالت حیض میں طلاق دینے کو ممنوع فرمایا اور چونکہ ایک طلاق دیا تھا اس لئے مراجعت کا حکم دیا اور اس ایک طلاق حیض دالی کو بھی ایک شمار فرمایا حدیث

روی البخاری عن انس بن سیرین قال سمعت ابن عمر قال قال طلق ابن عمر امرأته
 وهي حائض فذكر عمر للنبي صلعم فقال بئرا جعلا وفي رواية نافع مراء ليراجعها
 قلت تحتسب قال فمه وفي رواية سعيد ابن جبیر عن ابن عمر
 قال حسبت علي بتطيقته وفي رواية ابن عمر قال فقلت
 اذا طلق الرجل امرأته وهي حائض اعتمد بثلاث التطيقة قال فمه او
 ان عجزا واستحق وفي رواية ابن سيرين قال عتد بثلاث التطيقة
 التي طلقت وهي حائض قال مالي لا عتد بثلاث انتمى ترجميم، البخاری
 نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ طلاق دیا حضرت ابن عمرؓ نے اپنی زوجہ کو
 حالت حیض میں تو حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلعم سے کہیا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کہ رجوع کر لے۔ اور ایک روایت میں بخاری کہ ہے کہ حکم کرے عمرؓ یعنی یہی کہ رجوع
 کر لے نافع نے پوچھا یا اباہ طلاق حیض والی بھی شمار کیگئی تو کہا کہ کیوں نہیں شہار کی حق۔ اور سعید
 بن جبیر کو حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ طلاق حیض والی ایک شمار کیگئی اور مسلم نے پوچھا
 ابن جبیر سے روایت کیا ہے کہ میں نے پوچھا حضرت عبداللہ سے کہ اگر کوئی اپنے مذہب
 کو حیض میں طلاق دے تو ایسا شمار کیجائے گی وہ طلاق فسرما یا حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے
 کیوں نہیں شمار کیجائے گی اور ایک روایت میں ابن سیرین کہ ہے ایسا شمار کیا تو سنے اس طلاق حیض والی
 کو تفسر یا حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے کہ کس چیز نے منع کیا تھا بھلا اس کو شمار کرنے سے انتہی۔
 ان احادیث کا یہ تاویل کرنا کہ آنحضرت صلعم نے تو نہیں فرمایا کہ طلاق حیض والی بھی شمار کیجائے گی تو
 حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی ہے اور اسے صحابی ثبت نہیں ہے۔ جواب اسکا یہ ہے کہ اسے
 صحابی فرما ثبت ہے اگر مخالفت نص صریح کی نہ ہو حدیث قال النبی صلعم صحابہ

کا انجور یا نعم اقل یتما اشد یتما ترجمہ فرمایا بنی مسلم نے کہ میں اپنی ہمارے غل ستارہ
 کے بڑے بڑے صحابی کی اقل کر دوں گے ہر ایت پاؤں گے۔ علاوہ اسکے حضرت ابن عمرؓ صاحب قصہ ہیں
 سبارہ میں بنی مسلم سے جو آپ کے مرث کا مل تھے بھڑنہ فتویٰ سننا ہو گا ویسا ہی فتویٰ دیتے
 تھے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ دوسرے حدیث صحیح میں تصریح اسکی آگئی ہے کہ بنی مسلم ہی نے
 طلاق جیڑنے کی کو ایک طلاق شمار فرمایا۔ ارشاد الساری شرح بخاری میں ہے حدیث
 مروی اللہ تعالیٰ عنہ۔ روایت الشعبیۃ عن انس بن سیرین فقال صحابہ
 یا رسول اللہ صلعم اختلفت بثلاث التطلیقة قال نعم وعندک ایضاً
 من مسید بن عبد الرحمن الجعفی عن عبید اللہ ابن عمرؓ عن
 ابن عمرؓ ان رجلاً قال طلق امرأتی البتہ وہی حائض فقال عصیت ربک
 وفارقت امرءک ثلاث قال جہن فان رسول اللہ صلعم امر ابن عمرؓ ان یراجعہا قال
 اللہ امر ابن عمرؓ ان یراجعہا بطلاق بقیت لہ وانت یوق لک ما ترجمہ بہ امرتک
 انتھی فی الفقہ الباری مروی ابن وہب فی جامعہ حدیث ابن ابی ذئب
 ان نافعاً اخبرہم عن ابن عمرؓ فی قصۃ الطلاق قال النبی صلعم ہی واحدۃ فی
 سبیل المسکات شہم بلوغ المرام اخرجہم الذہبی عن انس بن عمرؓ عن ابن ابی ذئب و
 ابن اسحاق جمیعاً عن انس بن عمرؓ عن النبی صلعم قال ہی واحدۃ فقد
 ورد ان الحائض لہا هو النبی صلعم بطریق یقوی بعضها بعضاً وایضاً عند
 عن انس بن سیرین عن ابن عمرؓ فی قصۃ الطلاق فقال عمرؓ یا رسول اللہ صلعم
 اختلفت بثلاث التطلیقة قال نعم ورجلہ الی شعبۃ ثقات انتھی ترجمہ
 دارقطنی نے بطریق مسند انہوں سے انس بن سیرین سے انہوں نے ابن عمرؓ سے قصہ طلاق میں ابن عمرؓ

امریۃ وہی حایض فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس ذوات بشری انتھی ما فی فقم الباری
 لیکن دوسرے محدثین اس حدیث کے بارے میں یہ کہا ہے کہ قال ابو داؤد و لا یحکم حدیث کثیرا علی
 اختلاف ما قال ابو میر قال الخطابی نا قع اثبت من ابن زبیر و لہم فی ابن زبیر
 حدیثا مشددا من ہذا قال اللشانی فیہما نقلہما الیہما فی المعرفة نا قع اثبت من ابن زبیر
 وقد وافق نا قع غیر من الثبت مثل ابن السیرین و یونس ابن جریر و سعید ابن
 جبیر مکار وہ مسلمہ و البغاری انتھی ما فی الفقم و المغنی شہم دار قطنی اگر حدیث ابی زبیر
 کو ہم صحیح مان لیں اور متابعات اس کی بھی بہت ہیں اور یہی سیرت نزدیک ہے تو بھی حدیث ابو زبیر
 کی معارض نہیں ہوتا ہے کہ حدیث کو کیونکہ حدیث ابی زبیر میں لفظ - فرجہا علی دلہ پر ہے
 شیتا۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمرؓ کی زوجہ کو جسکو حالت حیض میں طلاق دیا تھا رجوع کر دیا تھا
 اور اسکو اچھا نہیں سمجھا کیونکہ اس حدیث میں دو لفظ ہیں ایک لفظ - فرجہا علی اور دوسرا لفظ
 دلہ پر ہا شیتا۔ فرجہا علی کے معنی رجوع کر دیا اس
 کے معنی اس طلاق حیض والی کو کچھ نہیں سمجھا یعنی نہ لہو نہ ہاش
 قر اور یا جیسا کہ دا قطنی اور ابن ابی شیبہ کی حدیث میں مروی -
 امرات اللہ قد اخطاوت التبتہ۔ اگر لہو نہ
 والی کو طلاق ہی شمار نہیں کیا جیسا کہ ان غیر طلاق نے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو طلاق شمار کیا ہے جیسا کہ ابن ابی
 کما سبق دوسرے کو جب طلاق واقع ہوئی تو پھر نہ
 ہوتا ہے جو قیمت سے نکلیا تا در جب طلاق پڑا ہے نہیں
 بلکہ یوں کہتا تھا کہ لہو یقع الطلاق اور رجوع کر لینی کوئی نہیں دیتا۔

طلاق میں نص صریح کو لغو کرنا ہوگا اور غیر صریح کو تاویل کرنا ہوگا۔ اگر لفظ مرتان سے جو ایت
 الطلاق مرتان میں مذکور ہے تراخی و مہلت میں طلاقین لازم ہوا اور طلاق ثلاثہ بغیر تراخی و مہلت
 غیر مؤثر و معتبر ہو جیسا کہ فی النہی نے سہا بر قولاً لازم کیا ہے کہ لعان میں بھی حسین لفظ شہادت
 بالذات بقراءت شرعی میں کل شہادتین تراخی و مہلت بجلسات متفرقہ لازم ہو حالانکہ لعان
 میں تراخی بالاتفاق غیر معتبر ہے الطلاق مرتان کی منساکت بیکھراؤف میں یک حکم
 خاص طلاق یعنی جمعیت عن الطلاق مذکور ہے کہ دو طلاق ایک حق یا ساک جمعیت یا تجدید نکاح
 بغیر حلالہ کر سکتا ہے۔ حمید اگر قیاس طلاقاً کلاً کلاً یحول لہ لا میں حکم تعلیف ثلاثہ مذکور ہے عام
 و نزدیک وہ طلاقین ایک جلسہ میں دی جائیں۔ جلوسات متفرقہ میں کم سے کم طلاق ثلاثہ بقسم واحد
 کے طلاق کنائی کے مرتبہ میں توقف ہوگی اور طلاق کنائی عند الشرع معتبر ہے طلاق کے
 نیست پر توقف ہے رجوع اگر مراد ہے توقضا و ابھی رجوع بھی جائیگی اور اگر مغلفہ مراد ہے تو مغلفہ
 کا حکم دیا جائیگا جنہیں مسلم نے طلاق بالکناہ بلفظہ الختیاراً حدثت و بتا اور اس میں کوئی شک
 نہیں ہے کہ انہی طالق ثلاثہ کا ایسے طلاق پر حسین بغیر حلالہ کے نکاح حرام ممنوع ہے بدرجہ
 بانی میں بھی مراد ہی نہیں سکتا کہ طلاق کنائی کے پنج و دنیا ہی ارکھاڑے یا طلاق
 ثلاثہ میں طلاق بیکو واحد دینے میں اجتماع شہدین تک لازم نہیں آتا جیسا کہ
 بشہدین احکام میں ممنوع نہیں ہے مثلاً کسی بادشاہ نے ہزار مجرموں پر حکم قتل کا ایک لفظ
 کو قتل مجرود تو یہ حکم ہر مجرم کے ساتھ فروزا تو ایک ان میں متعلق ہوگا نہ فقط
 ایک مجرم ہے۔ ہزار مجرموں کے لئے حکم صادر کرنا یا ایک لفظ سب پر حکم کرنا برابر ہو تو بیکو
 ہزار امثال حکم قتل ہزار مجرموں کا ایک آن ایک لفظ یا اگر اجتماع شہدین مطلقاً ممنوع و فعال ہو تو لازم
 آتا ہے کہ باجماعت کو ہزار و مجرموں کے قتل کے لئے علیحدہ علیحدہ حکم کرنا چاہیے جماعت ایک لفظ میں حکم

اگر نیسے ایک ہی مجرم کے قتل کا حکم سمجھا جائیگا اور یہ بلاشبہ باطل ہے اور سب طرح لفظ طلاق ثلاثہ کا
 میں کو خارج تین لفظ طلاق کر نہیں پائی کسی لیکن مقدار طلاق کر رہ یعنی حرمت منقطع کے پانے جانے
 میں کوئی استعمال بھی نہیں ہے اصل اعتبار معنی کا ہے انقطاع تو قدیم مقام معنی کے ہیں لفظ سے جو
 معنی سمجھا جائیگا اسی پر حکم دیا جائیگا قتال۔

فصل تاثیرات اشیاء کے دو قسم ہیں ایک تاثیر مثبتی ہے جو خارج بین انسان کو مسموم ہوتی
 ہے اس اثر و قدرت نے اسی شے کے خاص خلقت میں پیدا کر دیا ہے جو کئی اُس شے سے منفک
 نہیں ہو سکتا اور ہمیشہ عمل تاثیر میں اپنے بغیر موانع کے پنا اثر پیدا کریگا جیسے آگ لگھلاتا اور سیات
 کا مارنا اگر عمل تاثیر نہ پایا جائے یا کوئی موانع لاحق ہو جائے تو اثر اس کا ظاہر نہ ہوگا جیسے سمندر ایک جاوڑا
 اگر ایک آگ نہ لگے جاوڑا نہیں سکتی ہے کیونکہ وہ عمل اثر آگ نہیں ہے مگر علم سمندر پر اندھناب اور غیبت
 اور سب تاثیر محکم ہے کہ اس تاثیر کو کس عمل یا نہ بنے مقرر کر دیا ہے وہ بھی عمل تاثیر میں اپنے بغیر موانع کو
 اثر پیدا کریگی جیسے نکاح سے عورت حلال ہو جاتی ہے اور طلاق سے حرام ہو جاتی ہے اور اگر عمل اثر
 نہ ہو یا کوئی موانع نہ پایا جائے تو اس کا ظاہر نہ ہوگا جیسے عورت ابدی یعنی حق نہیں حقیقی نکاح سے
 وہ لوگ حلال نہیں ہوتی ہیں چونکہ وہ لوگ عمل حق نہیں ہیں اسلئے نکاح تاثیر نہیں کرے گا یا تاثیر حقیقی کے
 عمل موانع کا علم مجموعہ پر موقوف اور تاثیرات قہرانی کے عمل موانع کا علم حکم یا مذہب کی تصریح
 پر موقوف ہے یہ دونوں قسم کی تاثیرات یا مفید ہیں یا مضر کچھ حضرات جو جو خاص کچھ مفید بھی ہوتی
 ہیں اور فائدہ بھی مضر جیسے اثر طلاق فی نفسہ مضر ہے کہ راہ اہل اتحاد و انصاف کا کوٹ کر مغایرت پیدا
 کر دیتا ہے یا اثر کھنکھانی حد ذاتہ مغایرت و من فرت کو دفع کر کے اتصال و محبت و اتحاد پیدا
 کر دیتا ہے حضرات کا ارتکاب بیوجہ ممنوع اور فواید کا ارتکاب شریعتاً جائز اور یہ تو یہی ہے کہ حکم کی نصرت
 ارتکاب حضرات کا جو جو ضروری ہے کہ ہے درہ ممنوع ہونا اس کا لغو ہوگا اگر ضرر کا معلوم نہ ہو کسی ممنوع

یہ حدیث صحیحین حدیث عن سعد بن سعد الساعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مع النکاح عند رسول اللہ و صلعم فمما فرغوا قال عویم کہ بت عیہا یت
 رسول اللہ صلعم انما مسکتہا فطلعتہا ثلاثا قبل ان یأمر رسول اللہ صلعم
 ترجمہ حضرت سعد بن سعد الساعدی نے فرمایا کہ میرا فرزند و شویب لکھن فتح ہوئے تو
 حضرت عویم عجلانی نے آئے حضرت صلعم سے فرمایا کہ بعد از نیکوئی کے بھی اگر ہم سے عورت کو نہایت
 میں یکجہن تو جو برس جو بنے پس یہ کہہ کر تین طلاق دے یا تین کچھ حکم دینے رسول اللہ صلعم کے
 یہ واقعہ احادیث کا سہ ماہ میں یہ واقعہ تھا اس حدیث کو امام بخاری نے باب وقوع طلاق ثلاث میں
 ذکر مغلطہ جو نے میں مستند کیا ہے کہ کئی شک نہیں کہ حضرت عویم عجلانی نے ایک جہت میں
 یہ تین طلاق دے تھا اور یہی تھا کہ اگر تین طلاق دے تھا کہ اکل زوجہ زوجیت سے خارج
 جو مابین اگر تین طلاق ایک جہت میں مغلطہ ہو تو آنحضرت صلعم پر بغوانے آیت یہ ایتھک
 انکسوا بکسکما تریا لیکلک و من نرا ہا لک ترجمہ میرا رسول اللہ صلعم جو کہ آپ پر وحی
 آئی ہے متلو بغیر متلو سب لوگوں کو پہنچی دو۔ لازم تھا کہ حضرت عویم عجلانی کو جملہ دینے کہ تین
 طلاق ایک جہت میں دینے سے عورت حرم نہیں ہوتی بلکہ وہ واحد رہی ہوگی طلاق ثلاثہ پر حضرت
 عویم عجلانی کے آنحضرت کے اسکوٹ فرمانا احسان شہادت دے رہا ہو کہ طلاق ثلاثہ جلسہ واحد میں بھی طلاق
 مغلطہ ہو رہا آپ ہرگز اسکوٹ نفاذ کے حدیث حضرت عویم عجلانی کی نہایت صحیح ہو کہ یہ صحیح کا قول
 ہے لیکن حضور سرور کائنات کے جو یہ حدیث مرفوع ہو کہ طلاق ثلاثہ جلسہ واحد میں بھی مغلطہ
 ایچ شخصی برین بنا حضرت عویم کو بعد اعلان کی یہ نہایت شاق گزری کہ بعد اعلان کی یہ عورت نکاح میں
 رہی یہ سخت غلطی بد شری کی بات ہو قبل اسکے کہ آنحضرت صلعم بعد اعلان کے کچھ حکم صادر فرما دیں
 سب محول شریعہ کے کہ کہہ کر اگر ہم اس حدیث چھوٹے میں تو ہم جو کچھ میں بغیر انتظار ہی حکم سرور کا ایچ

صوم کے فوراً طلاق ثلاثہ مطلقہ و بیابا جب غور ہو کہ اگر تین طلاق جیسے حد میں دینے سے عورت حرام بہن
 تھی تو حضرت عوئیمر نے تین طلاق چھوٹی نہیں کیوں کیا اور اگر بالفرض اپنی رائے سے بر خلاف حکم شریع
 تین طلاق کو جیسے حد میں طلاق منع نہ سمجھ کر دیا تو آنحضرت نے مقبہ کیوں نہیں فرمایا نہایت عجیب
 کا مقام ہو کہ وہ آنحضرت صوم کوئی شخص نادانستگلی میں خلاف شریع کام کرے اسے آپ سکوت فرمایا
 اپنے فرض منصبی سے باز ہیں اول قویہ بات دلیل طلب ہو کہ مجھ کو لعان ہی سے نجات ہو جاتا ہے
 وہ عورت جنہی ہو جاتی ہو اعتراض حافظ ابن قیم نے حدیث عوئیمر عجمانی پر یہ اعتراض کیا جو
 کہ چونکہ فقہ لعان ہی سے نسخ نکلی ہو جاتا ہے عورت بعد لعان کے اجنبیہ ہو جاتی ہو تین طلاق دینا
 حضرت عوئیمر کا خود بیکار تھا اس طلاق نے کچھ اثر نہیں کیا اسلئے اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں ہے
 جو اب بعض صحابہ بعد تر نے یہ تـ۔۔۔ وائدین کے یہ صوم المحدثت الخ کے
 پسینہ ذکر کیا کہ اگر کوئی شخص اپنے زوجہ کو کسی کے ساتھ بستہ دیکھے اگر شوہر تلاش میں چار گواہ
 کے نکلے جب تک وہ مرد فرغت کر کے چلا جائیگا اور اگر نہ ہو دعویٰ زنا کا کیسے تو حد قذف یعنی اسے
 تڑا کیا و سخت مشکل ہو پس اللہ جل شانہ نے آیت لعان تازی فرمایا حقیقت لعان ہے اگر کوئی شخص
 اپنے زوجہ کو شہم بلا کر اسے درجہ بے گناہ میں اس دعویٰ پر شہادت گذار نہیں سکتا ہر مرد میں
 شخص قابل حد قذف کے ہوتا ہر شارع نے بنظر استغفار حد قذف و حد زنا و عار و سنگ کے فریقین کے
 جو قائم مقام چار گواہ کے چار شہادت بالحد مقرر فرمایا مجھ و اتہام بالزنا سے نکاح منع نہیں ہوتا ہر مرد
 ذمہ آتا ہو کہ اگر کوئی شخص اس دعویٰ زنا پر چار گواہین گذارے تو چاہے کہ ایسے عورت سے بدرجہ اولیٰ
 غیر طلاق کے نکاح منع ہو جائے حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں ہو تو فقط اتہام بالزنا بغیر شہادت کو جو محض
 شکوک ہو موجب تفریق کیوں ہو گا آیت اِنَّ الدِّیْنَ یَرْکُوزُ عَلٰی اَصْحٰبِہِمْ اَلَمْ یَفْقَہْ
 بقدرہ کہ ہو کہ اگر کوئی اپنے زوجہ پر اتہام بلا کر اسے درجہ بے گناہ پیش کرے تو دونوں میں دشو

آج ہوا ایک طوائف کیلئے دو حالت مستعد ہو ایک نکاح کیلئے دو تفریقین ہو بین ایک تفریق باللسان جیسا کہ ابن
 قیم نے کہا تھا دوسرے تفریق انحضرت صلیم کی ایک تفریق تو ضرور لغوی ہے تو ثابت ہو گیا کہ تفریق باللسان
 ہی نہیں ہوتی جو نہ نسبت لغویت کی طرف تفریق انحضرت صلیم کو لازم آوے نہ غرض کہ لسان ہو جب تفریق
 نہ تھا تو کیا سبب لسان ہی سے منع نکاح نہیں ہو گا عورت اجنبیہ نہ ہو گی چونکہ بعد لسان کے میست
 بین الزوجین میں فتنہ ہر یکا یقین ہے اس لئے یہی طریقہ جاری رہا کہ بعد لسان کے ضرور تفریق ہو جائے یا نہ ہو
 اگر زوج رہی نہ ہو تو قاضی تفرق کر دے بخاری میں ہے قال ابن شہاب فکان من السنن بعد
 صان یفرق بین المتلا عنین۔ مسلم میں ہے لا سبیل لک علیہا سبایعاً بعد اذ کے
 رعایت میں خود تصریح موجود کہ نبی صلیم نے اس طلاق کو نافذ فرمایا تھا الباری باب اللعان میں ہے۔
 فی بعد قدم طریق عیاض بن عبد اللہ الصفری عن ابن شہاب عن سہیل
 قال خطبوا ثلاث تطلیقات عند رسول اللہ صلیم فانفرد رسول اللہ انفساً وہا نفر بعد لسان
 کے طلاق کی ضرورت بھی نہیں لیکن حضرت عیاض نے تو ضرورت طلاق کی کج طرح طلاق محمدیہ تھا کہ اگر اس
 سکوت تو انحضرت صلیم کے تاویلات کیلئے کہ اسے دلائل سے خارج کر دیا جائے تو یہ حدیث تقریری ہے
 ماناً انحراب بنی کونی حدیث تقریری قابل مستلزم نہیں رہی حالانکہ خبر فعل پر ہی مسلم نے کسی حدیث کے
 سنوت فرمایا وہ فعل صحابہ جمہت شرعی ہے غلط اسے ممنوع ہے حدیث ثانی حضرت رکانہ کی
 بھی مسند ابوہریرہ نے رعایت کیا ہے بطریق مانع بن عقیل کہ حدیث عن عبد اللہ بن سائب
 عن نافع بن بحیر بن زہد بن رکانہ ان رکانہ بن عبد بنید طلق امرأته سحیمہ
 البتہ فانہ ابی صلیم بن لک فقال واللہ ما احدث الا واحداً فقال ابی صلیم
 واللہ ما احدث الا واحداً فقال رکانہ واللہ ما احدث الا واحداً۔ ثلثہ صلیت
 غیر ذلک البتہ رسول اللہ صلیم مرجمہ رکانہ نے اپنی زوجہ سحیمہ کو طلاق البتہ دیا یا نہ ہی مسلم

معلوم ہوئی تو حضرت رکانہ نے قسم کھا کر کہا کہ مجھے البتہ سے ایک طلاق مراد ہے تمہارا کہانہ نے پھر قسم کھا کر
 کہا کہ مجھ تک ہی مراد ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم رجوع کر دیا اس حدیث کو دارقطنی نے بھی روایت کیا جو ممکن
 اور ابو داؤد کے حدیث میں بھی ہے فطلقہما الثانیۃ فی زمن عمر والثالثۃ فی زمان
 عثمان قال ابو داؤد هذا حدیث صحیح انتہی۔ قال ابن کثیر لکن مراد ابو داؤد
 من وجہ آخر والعلیٰ آخر فهو حسن قال ابو داؤد هذا اصح من حدیث ابن
 جریر عن بعض بنی رافع عن عکرمہ لان ولد الرجل واهله اعلم من غیرہ ان
 رکانہ طلقہما البتۃ انتہی ترمذی نے اور ابو داؤد نے بطریق عبد اللہ بن علی بن زید اس حدیث
 کو روایت کیا جو عن عبد اللہ بن علی ابن زید بن رکانہ عن رکانہ عن ابنہ عن جده
 انه طلق امرأته البتۃ الخ قال الترمذی سألت عن البخاری عن هذا الحدیث
 فقال انه یضطرب فیہ ناس یقولون لا وناو تارۃ یقول البتۃ ویقول واحدۃ
 قال المتذہبی اصحہما انما طلقہما البتۃ وان الثلوث فیہ علی معنی انتہی
 فی الغنی الباری تضاہیف و تصحیح میں محدثین کے حکم کی گئی ہے حدیث رکانہ والی اور بعض نسخ خارج
 نہیں ہو سکتی ہیں جیسا کہ حافظ ابن کثیر نے ملاحظہ فرمایا جو حدیث قابل اتہام ہے اب حدیث میں غور کرنا چاہیے
 سرور کائنات نے رکانہ کو قسم کھا کر پوچھا کہ مراد تمہاری البتہ سے ثلاث ہے یا واحد حضرت رکانہ نے قسم کھا کر
 فرمایا کہ مراد میری البتہ سے طلاق واحد تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر حضرت رکانہ کے اعتبار فرما کر حجت
 کر دیا معنی البتہ کہ قطع کی ہو چونکہ لفظ البتہ کا مکمل معنی طلاق ثلاث و کم از طلاق ثلاث دونوں کو ہی سہے
 سرور کائنات نے قسم کھا کر معنی طلاق واحد کو متعین کر رکھا حجت کر دیا قسم کھا کر معنی طلاق واحد
 متعین کرنا مقام مستلزم ہے کہ اگر طلاق ثلاث ایک جلسہ میں دینے سے طلاق واحد بھی پڑتی ہے
 تو پھر قسم کھا کر البتہ سے طلاق واحد متعین کرنا ٹھیک ضرورت ہی نہیں تھی بقول انیسین وقوع طلاق ثلاث

اگر تین ہی طلاق مراد ہوتی تو کچھ ہرج نہیں تھا کیونکہ اس وقت میں بھی ایک ہی طلاق واقع ہوتی اس پر بیٹ
 سے صاف ظاہر ہے کہ تین طلاق بعد سے حدود الی طلاق معتقد نہیں کی جاتی تھی موافق آیت الطلاق مرتان کے
 لیکن چونکہ لفظ البتہ کا تین طلاق پر اعتراض نہ دلالت نہیں کرتا ہر ایک تین یا کم از تین دونوں کو محتمل ہوا سلی
 آنحضرت صلعم نے قسم لھلا کر دو احتمالوں میں ایک کو مستعین کر کے حکم جمعیت کا صواب فرمایا اگر حضرت
 کا ذیہ بیان کرتے کہ مراد البتہ سے تین طلاق تھی تو آنحضرت صلعم حکم طلاق معتقد کا دیتے عبداللہ بن ابی
 کے عرض میں **قال** فی الحلیہ ص ۵ و شق اللہ حق کما فی المعنی **نلف** بن عمر و مجمل
 ہونیکا اعتراض کیا کہ یہ وہ صحیح نہیں جو تقریب میں ہو ذکر البغوی فی الصحاح ۱۰۶ و ابن جنات غیہ
 فی طبقات التابعین لغوی نے تان ابن عمر کو صحابہ میں لکھا ہوا اور ابن جنات وغیرہ نے تابعین
 میں ذکر کیا ہے صحابہ چون تابعین میں ان میں اس حدیث رکاز کو بوداؤد نے جو طریق امام شافعی
 روایت کیا ہے اس میں زبیر بن سعید لکھا ہے میں نے ابن عمر کو یہ کہ سشوکانی نے ضعیف ہونیکا اعتراض کیا
 ہوا اور امام بخاری کا یہ اعتراض کہ حدیث مضطرب فی المتن ہے کبھی البتہ روایت کیا ہے اور کبھی نہ جواب
 اسکا یہ ہے کہ البتہ کسی بجا لگاتا ہے بولا جاتا ہوا اور لگاتا ہے بولے البتہ کے۔ دیکھو فاطمہ بنت قیس کے حدیث
 میں جو آؤ گا کہ حضرت فاطمہ نے کسی حلق لگایا۔ اور کبھی طلق البتہ کہا یہ سب الفاظ مسم میں موجود
 ہیں تو معلوم ہوا کہ لگایا کا استعمال البتہ میں ہوتا تو اعتراض مضطرب کا جواب بخاری نے فرمایا ہے
 اٹھ گیا کیونکہ مضطرب جب ہوتا کہ دونوں معنی متضاد ہوتے ہیں **قال** المستدری صحیحہا انھا
 طلق البتہ وان الثلاث علی معنی انشی ما فی المعنی شہدہ ارقطی ترجمہ الحافظ
 المستدری کہہ کہ صحیح میں ہے کہ کاذب نے طلاق البتہ یا تھا اور لفظ ثلث جو بعض طریقہ میں مروی ہے وہ بھی
 ذکر کیا گیا ہے **قال** النوی انہ طلقھا البتہ و لفظ البتہ محتمل او احد الثلاث و صاحب
 ہذا الروایت اعتقد ان لفظ البتہ تفصی الثلاث فرجہ بالمعنی و یصاف لالہ

اعمال و عیالہ التورواہ الخ الفوتان رکاتہ طلق ثلاثاً جصماً واحداً رواہ صلیف
 اعترض الکرولی کہ اسی حدیث رکاتہ دوامہ محمد نے روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن عمر
 بن مسعود نے ابراہیم بن ابی عن محمد بن الحنفیہ قال حدثنا داود
 ابن الجحین عن عکرمہ موقوف ابن عباس عن ابن عباس قال طلق رکاتہ بن عبد
 یزید اخو بنی مطلب امرتہ ثلاثاً فی مجلس واحد فحن علیہا حزناً شدیداً
 قال نعم فشاہ رسول اللہ صبر عمر کيف طلقها قال طلقتهما ثلاثاً فقال فی مجلس
 واحد قال نعم قال انما ثلاث واحداً فارجمہما الزمرجہ مکانہ یک جسمہ من بنی طلاق
 دیا تو پھر جمع کر دیا تھا جواب سکا پند و جہ سے جواب اول یہ کہ رکاتہ کی حدیث کو چند لوگوں نے
 روایت کیا ہے حضرت عبداللہ بن عباس نے اور نافع ابن عجمیر نے ابن عباس کی روایت میں یہ کہ طلاق
 ثلاثاً یا اور نافع ابن عجمیر نے جو اولاد رکاتہ سے ہیں انھوں نے طلاق البتہ روایت کیا جو اس کی تائید عبد اللہ
 بن علی بن یزید بن رکاتہ نے کیا ہے جسکو ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے جیسا کہ اوپر گذرنا نافع بن عجمیر
 روایت کو عبداللہ بن عباس کے روایت پر ترجیح جو کہ نافع ابن عجمیر اولاد رکاتہ سے ہیں اور بقول اللہ
 البیت اور سی ہانی دارم مگر کہ لوگ کی بات کا اعتبار زیادہ ہونا چاہیے غیر کے اعتبار سے چنانچہ
 ابو داؤد نے بھی ایک جہ ترجیح کی ہے بیان کیا ہے خصوصاً جبکہ عبداللہ بن علی بن یزید بن رکاتہ نے بھی
 جو اولاد رکاتہ سے ہیں ان کے روایت کی متابعت کی ہو لیکن اعترض ضعیف ہونیکا حدیث نافع ابن
 عجمیر کے اولاد تو فیرمج ہوتا تھا حدیث عبداللہ بن عباس پر بھی محدثین نے ترجیح و توجہ کی ہے خود امام
 احمد نے اسکی تفسیر کی ہے **قد حلی الخطابی** ان امام احمد یضعف طرق ہذا
 کلھا انتھی ما فی الفتح و زاد المعاد۔ **قال ابن حجر** فی تلخیص البیہر ان رکاتہ ان
 رسول اللہ صبر لعم فقالت انی طلق امرئ سمعیۃ البتہ واللہ ما اردت الا واحد

ردھا علیہ رواہ الشافعی و ابوداؤد و الترمذی و ابن ماجہ و احتلفوا
 اهل العلم هو من مسند کافہ و مرسل عنه و صحیحہ ابوداؤد ابن حبان
 و الحاكم و اعادہ النجاری بالاضطراب و فی الباب عن ابن عباس فیہ طلق ثلاثا
 رواہ احمد و الحاكم و هو معلول ایضا انتہی حدیث عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
 محض ہیں وہ متکلم فیہ بین ظاہر انہیں مشہور ہوا و ابوداؤد ابن حصین کے ہارہ میں **قال** ابوہریرہ
 یرفع یقول ایوان مالک روى عنه لشرک حدیثہ و قال الجوزجانی لا
 یحمدون حدیثہ **قال** الشافعی منکر الحدیث شہم بن زبیر قال علی بن مدینی
 ما روى عن عکرمة فمنکر قال ابوداؤد و احاد حدیثہ عن عکرمة منکر کما
 فی المعنی شہم بن زبیر قطنی و سر اجواب یہ کہ داؤد بن الحصین تفرقہ بین جوادی بن لفظ طلق
 ثلاثا من بخلاف نافع بن عجمہ جوادی طلق البتہ کہ میں انکی متابعت عبد اللہ بن علی نے کی ہو
 سر اجواب یہ کہ نافع ابن عجمہ کہ حدیث میں لفظ طلق البتہ ہوا و داؤد بن الحصین کے روایت میں لفظ طلق
 ثلاثا ہوا و ممکن ہو کہ کسی راوی نے لفظ البتہ کو معنی میں ثلاثا کے سمجھ کر بجای طلق البتہ کے طلق ثلاثا ذکر
 یا ایسا ہی ذکر کیا و دی نے یہ یہ مسلمین کا سبق تو اس صورت میں یہ حدیث بھی موافق مذہب
 نہور کے ہوئی مذہب شاذہ کے علاوہ اسکے حضرت عبد اللہ بن عباس جوادی حدیث ان
 کا تعلق ثلاثا کے ہیں ان سے کثرت سے فتویٰ خلاف روایت مروی ہیں کہ وہ حضرت طلاق ثلاثا کو
 حلف ہو یا فتویٰ دیتے تھے جیسا ابھی منقول ہو گا اور اسی حدیث کو ابوداؤد نے بطریق ابن جریر
 میں بعض نبی رافع عبد اللہ بن عباس سے روایت کیا ہو انہیں قطع نظر چھل جوادی کے دوسری
 صحیح یہ کہ عبد بن ربیع اور کاذب قبل اسلام کے مگر گو تھے علامہ سیوطی باب النقول فی سبب
 نزول میں سورہ طلاق کو شان نزول فرماتے ہیں انخرج الحاكم عن ابن عباس قال طلق عبد

بنید ابو رکابہ ام رکابہ ثمر نکو امر و ثمر من من یبقی فناءت الی رسول الله صلی
 اللہ علیہ وسلم الذی الی الاستاذ وایو الخیر خطاء فان عبد بنید بنید لہود وایو
 صلحہ انتفی مافی الباب المنقول حدیث ثالث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
 وایو فی روایت کیسے قصہ طلاق جعفر بن حدیث اخبرنا علی بن محمد عبد اللہ
 الحافظنا محمد بن فضالان الجوهری نام علی بن منصور نا شعیب بن زہری
 عن عطاء الخراسانی حدیث مصحح عن الحسن قال نا عبد اللہ ابن عمر قال فقلت
 یا رسول اللہ صلعم ارایت لو طلقتمہا ثلاثا ان کان یحیل لی ان امرأ جمعہا قال لا
 کانت تبین منک وتكون معصية ترجمہ عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ یہ حکم مراہمت
 ہوا ہے یا نہ؟ کہ کہنے ایک طلاق دیا تھا اگر تم تین طلاق دیتے تو مجھ کیابھی حلال تھا کہ رجوع
 کر لیتے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ نہیں حلال تھا رجوع کرنا اگر تم تین طلاق دیتے وہ عورت تم پر حرام
 ہو جاتی اور تین طلاق ایک جس میں دنیا کا ہوتا اس کی پوری حدیث تو اوپر فصل اول میں طلاق
 جعفر بن گندہ کی جسکو بخاری و مسلم وغیرہ نے روایت کیا ہے لیکن اس زیادتی کو یعنی جس
 آ کر ایک لوط لقتھا اولہ گا الکو وایو فی داہن ابی شیبہ بطریق عطاء خراسانی کو روایت کیا اور
 یہ زیادتی بطریق عطاء خراسانی مروی ہو عطاء خراسانی پر بعض محدثین نے مرجع کیا ہو لیکن وجہ مبہم ہو اگر نہیں
 ہے تو سید کہ کہ عطاء نحو **وقل** ثقہ الترمذی وقال النسائی وایو حاتم ابی ہریرہ
 بہ قال ابن حبان من نخیار عباد اللہ غیر انہ کثیر الوہم شی الخلف انتفی مافی العفی
 تقریب التہذیب میں عطاء الخراسانی ابن ابی سلم صدوق ہم کثیر اویس من الخامسة میزان میں ہے
 قال احمد ویحی والعلی وغیرہم ثقہ قال ابو حاتم ثقہ مصحح قال الترمذی
 عطاء ثقہ روئی عنہ مالک ومعمرو لم یسمع ان احدا من المتقدمین نکلم فیہ

ایک راوی اس حدیث کو شعیب بن نوفل بن قال فی العقیب شعیب ابن خدیج
 ثانی ابو شیبہ صدوق یخفی من السابعة انتقل قل فی الیذان شعیب
 بن ذبیح قال وجملاً باس به قال الدارقطنی ثقة قال ابوعیین ثقة قال الجعل
 صاحب الستة نبیل قال یعقوب ابن شیبہ ثقة متقن لہما جلدہ
 ہذا مثلاً سمع عن الحسنی ثقی ایک راوی علی بن نصر سے **فی التقریب**
 علی بن النصور الرازی ابو علی تنزیل بغدادی ثقة سنی فقیہ طلب القضاء
 متع خطا من نعمان بن احمد و ما کذب الکذب من العاشر بیہقی ناسخ شد
 و اعتراض کیا ہو کہ عطاء نے اس زیادتی کو روایت کیا ہوا و مشکل کسی نے متابعت نہیں کیا و وہ ضعیف
 حدیث ہے جواب اسکا بن ہمام نے یہ دیا ہے کہ متابعت اسکا شعیب بن زریق نے کی ہے
 بسو طبرانی نے روایت کیا ہے **حدیث ثانی** علی بن سعید الرازی ثنا یحییٰ
 بن عثمان بن سعید بن کثیر بن دینار الجحدی ثنا ابی ثناء شعیب ابن خدیج ثنا الحسن
 بن مسعود ثنا قاضی تفرکابن جہتی نے کیا ہے جاتا ہے صحیح ضعیف کی اوپر بھی مرتفع
 ہو گئی اور جب اسے تدلیس کا ہو کہ عطاء نے اس حدیث کو مسکن حدیث کر کے روایت کیا ہوا جو تدریس حدیث
 اس کے اپنے شیخ سے روایت کر کے وہ حدیث متصل ہوئی ہو تو یہ حدیث متصل ہو گئی اور جواب ہم کا
 یہ ہے کہ وہ حقیقت یہ نبائی معنی فقالت یا رسول اللہ ان طلقتم اثلاً ثلاً کلن یحیل لی ان امرأ
 جھما قال لا کانت تبین منک و تكون معصیة اتقی اسقدر حول طویل عبارت
 یافی نفس حدیث رسول اللہ وسلم کی ہے یا عطاء نے اس حدیث کو وضع کیا ہے یا عطاء نے اسقدر حول
 طویل عبارت و ہمارے روایت کیا ہے یہ عبارت وضع ہو کر نہیں آئیں کوئی راوی متہم بالکذب یا بالوضع نہیں
 ہو علماء قدین نے ان روایات کو متہم بالکذب نہیں کیا ہوا و ہم ایک دو لفظ نہیں ہوتا ہے اسقدر

حرج و مل عبارتین جو فی نسب ایک محدہ پوری حدیث بزرگونی و ہمایان کر سکتا جو تب خواہی
 خواہی یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو اور اگر بطریق تنزل ضعف کو تسلیم بھی کریں اس حدیث کی
 ضعف کو اثر حضرت ابن عمر کی جہاد میں اس حدیث کے یہاں دفع کر دیتی ہو جسکو بخاری نے معلقاً
 و مسلم نے مسنداً اپنی سمیع میں روایت کیا ہے حدیث **قال نافع** فکان ابن عمر اذا سئل
 عن الرجل اذا طلق امرأته وهو حی ایض یقول اما طلقاً واحداً او اثینین فان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ان یراجعها ثم یصلحها حق تحض حیضاً اخری ثم
 یصلحها ثم یتطلقها قبل ان یصلحها واما انت طلقاً فلا فان فقد عصیت
 سیات فیما امر اللہ بہ من الطلاق امر ثلاث و بیا ننت منک ترجمہ نافع نے کہا
 کہ ابن عمر اس شخص کو جواب دے نہ جب کو حق طلاق حیض میں دیتا تھا اسکو یہ فتویٰ دیتے تھے کہ اگر تو ایک
 یا دو طلاق دیتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے حالت میں حکم مراجعت کا دیا ہے اور تیسرے تین طلاق یا جو
 اسلئے تو نے لٹا دیا خدا کا اور عورت تیری تجھے بائن ہو گئی حضرت ابن عمر کا یہ فرمانا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ایک اور ... طلاق میں حکم مراجعت کا دیا تو نے اسے سائل تین طلاق دیا ہے اسلئے وہ عورت
 تجھے حرام ہو گئی تو اسی حصر سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین طلاق میں حکم مراجعت کا نہیں دیا ہے
 ورنہ حضرت ابن عمر تین طلاق میں فتویٰ مغلط ہونیکا نہیں دیتے جب تک کہ اس بارہ میں رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حکم نہیں سننا ہے ہرگز مغلط ہونیکا فتویٰ نہیں دیا ہے حضرت
 ابن عمر کی متابعت سنت کی شہادہ حدیث مرفوعہ ابن عمر کی جسکو وہ قطعی ادعا بنامی شعیبہ او طبرانی نے بطریق
 عطاہ شعیبہ ابن ذریق روایت کیا اداس فتویٰ کو حضرت ابن عمر کے جسکو بخاری و مسلم نے بطریق ناقل
 روایت کیا ہے بلکہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بیشک حدیث مرفوعہ بھی صحیح ہے گو بعد کو بسبب بعض
 روایت کے سبب ضعف تارک ہو گیا ہے اور وہ روایت بھی فی الحقیقت مجروح نہیں ہیں لیکن قرآن میں ضرور

معنی بھی اسی بنا پر حضرت امین عمر نے موافق حدیث میں ترمذی کے مطابق منقول ہوتا ہے کہ
 دیا اور فلیتدین فائزہ حق والحق الحق بالاجماع حدیث رابع محمود بن بکر کہ بھی
 مسکونہ سال نے بسند صحیح علی شرط مسلم روایت کیا جو حدیث عن محمد بن ابی بکر بن عبد
 رسول اللہ صلعم عن سہیل بن ابی ہریرۃ ثلاثا جمیعۃ فقام رسول اللہ صلعم غصبا
 وقال ایلعاب بکتاب اللہ وانا بین ظہرکم فقام رجل وقال یا رسول اللہ صلعم افلا
 اقلته قال ابن وہب قل رواہ عن عخرۃ بن بکر بن اشیم عن ابیہ فقال سمعت
 محمد بن بکر بن بکر بن عخرۃ نقیۃ ثلاثا انتھی فی زاد المعاد ترجمہ محمد بن بکر نے کہا
 کہ نبی صلعم کو خبر پہنچی کہ طلاق میں اپنی زوجہ تین جلاق ایک جلسہ میں دیا تو آنحضرت کو بہت
 غصہ آیا اور فرمایا کہ کتاب اللہ کے ساتھ کیا کرتے ہو؟ ہم ابھی تک زندہ ہیں ایک صحابی نے اس
 غصہ کو دیکھ کر کہا کہ اس شخص کو قتل کر دوں۔ امام مسلم نے غصہ سے بروایت باب اس کے احتمال کیا
 جواب دی یہ بات کہ اس حدیث میں اسکا ذکر نہیں ہوا کہ اس طلاق کو مغلطہ قرار دیا جائے اس کو مستحب
 لیکن دوسری حدیث جو بعد کو آتی ہے یحییٰ بن یحییٰ تصریح اہل موجود ہوا کہ اس طلاق کو مغلطہ قرار دیا ایک حدیث
 دوسری کی تفصیل کر سکتی ہے علاوہ اس کے آپکا استفادہ غصہ فرمایا کہ دوسرا صحابی رجائت قتل کی طلب
 کرتا ہو صاف بتلا دیا ہے کہ طلاق ثلاثہ مغلطہ تھی ہے اور یہی ثابت کیا ہے کہ شوہر منع جب تک
 مشعل مغرت کو نہیں ہے کوئی شوہر منع نہیں ہو سکتی ہے کہ طلاق ثلاثہ جلسہ واحد میں مغلطہ ہو جاتی ہے
 جسکی تدارک ممکن نہیں ہوا اور جلسہ متعدد میں دینے سے تدارک یعنی بعد مسلم پھر رجوع کرنا اور بیان
 حد کے ممکن ہوا اور یہ عدم تدارک حضرت سہیل بن ابی ہریرۃ ایک ہی جلسہ میں تین طلاق دینا منع ہے
 اس پر ہم کہ آنحضرت نے غصہ فرمایا جب طلاق ثلاثہ جلسہ واحد میں دینے سے ایک ہی شمار کیا جاتی تھی
 تو اولاتین طلاق دینے کی ضرورت ہی کیا تھی ثانیاً یہ کہ جب تین طلاق سے زوجہ مغلطہ ہوئی ہے نہیں جسکا

ایک طلاق دینا جیسا تین دینا تو حضرت و قصاص ہی کیا ہوا جو تین طلاق جلدۃً احدہ میں منع ہوئی اور
غصہ کیون فرمایا گیا نہیں بلکہ تین طلاق فوراً ایک جلسہ میں دینے سے تدارک غیر ممکن ہو اس لیے منع
ہوا اور چونکہ تین طلاق ایک جلسہ میں بھی مغفد ہوتی ہوا اسی لیے طلاق نے تین دیا اور نہ تین طلاق دینا لغو
تھا اور آنحضرت صلعم کا غصہ فرمانا اس واسطے تھا کہ اللہ جل شانہ نے اس طلاق کو بطلت مشروط فرمایا
تاکہ اگر اصلاح میں تاخیر ہو جائے تو تدارک ممکن ہو لوگ اس صحت کو یاد کو گیرن ضائع کرتے ہیں حج اور ک
کو تو قہ کو کیون جانتے دیتے ہیں بطلت میں جلدی کیون کر بیٹھے ہیں امت شل چھ ناظم کے ہیں ماضی صلعم
شل بد شفیق کے بری باتوں سے کبھی شغف سے اور کبھی غر غصہ سے روکتے تھے مودب کو چاہیے کہ اپنی
بات کو بھلے بات کی ہدایت کرے بری بات متنبہ کرے اس لیے آنحضرت صلعم نے اس جلدی
سے منع کرنے کے واسطے فرمایا بطلت طلاق شائع کی بیرونی کو نکلی ہدایت فرمائے اس بات کی بیان کو نکلی غصہ
ہی نہ تھی کہ وہ عورت مطلقہ مغفد ہوگی یا نہیں کیونکہ وہ حکم تو نص قرآن کا بت ہو کہ تین طلاق کے بعد
عورت حرام ہو جاتی ہو حکم حجت بعد طلاق ثلاثہ کے منسوخ ہو گیا لیکن یہ تین طلاق کو تین حدت میں
بانت کر دینے کا حکم احتساباً ہوتا کہ اگر شاید تین ماہ کے اندر اصلاح ہو جائے تو تدارک ممکن ہو تا اس خلاف
ہدایت کے عمل کو یا غصہ کے ہدایت کیسے تھانسی کھیل کر تا ہو حدیث پانچویں جبکہ امام بخاری نے
باب وقوع ثلاث فی مجلس واحدہ میں لاکر استدلال کیا ہو کہ تین طلاق جلسہ واحدہ میں مغفد ہوتی ہے
حدیث عن عائشہ ان رجلاً طلق امرأته ثلاثاً فقتل وجبت فطلق فقتل البیہ
اتصل للاول قال لاحق یدوق عیلمتہا کما اذا قت الاول ثم یمیکم بیک شخص نے اپنے زوجہ کو
تین طلاق دیا تھا تو اس شخص نے دوسرا نکلی کیا اس شوہر نے بھی قبل طلی کے طلاق دیدیا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوچھا کہ اب شوہر اول پر عدل ہوئی آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اس میں یہاں تک کہ شوہر ثانی
و طلی کر لے اس حدیث سے متبادر معلوم ہوتا ہو کہ ایک جلسہ میں تین طلاق دیا تھا اس پر طمانہ نام لکھا ہے

باب قمع طلاق الثلاث من ذکر کی اور یہی معلوم ہوا کہ طلاق ثلاث ہی مغفرت پر تین محبت کیونکہ اگر کسی
 نے طلق ثلاثاً ذکر کیا ہو یہ کہہ کر طلق فی ثلاث العدت تو معلوم ہوا کہ طلاق فی العدت الثلاث
 شرط تخلیق طلاق ثلاث ہر حدیث چھٹی فاطمہ بنت القیس کی ہر سوائے بخاری کے اور بیست
 محدثین نے روایت کیا جو دارقطنی نے یوں روایت کیا ہے حدیث اخیرنا ابو احمد
 بن ابی اھیم الجرجانی تابع عمران بن موسیٰ بن مجاشع السمتیانی انھما شیبان
 ابن مرجعنا محمد بن راشد عن سلمة بن ابی سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
 عن ابیہ ان عبد الرحمن بن عوف طلق امرأته فاصرت الاصبعية وهي امام
 ابی سلمة ثلاث تطليقات في كلمة واحدة فلم يبلغنا ان احدا من اصحابہ
 عاب ذلك **قال** ونا سلمة بن ابی سلمة عن ابیہ ان حفص بن مغيرة
 طلق امرأته فاطمة بنت القيس على عهد رسول الله صلعم ثلاث تطليقات
 في كلمة واحدة قابلا انها منه النبي صلعم ترجمہ حفص بن مغيرة نے فاطمہ بنت القیس
 اپنے زوجہ کو تین طلاق جلسہ احدہ میں دیا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم مغفرت کا دیا اور اسی حدیث کو
 مسند میں احمد بن حنبل بنی بطریق مجالد عن الشعبي روایت کیا عن الشعبي ان فاطمة بنت القيس
 خاصمت اخا زوجها الى النبي صلعم لما اخرجها من الدار ومنعها النفقة
 فقال ما لك ولا بنت قيس قال يا رسول الله صلعم ان اخي طلقها ثلاثا جميعا
 الخ امين بھی ذکر ہوا کہ حفص بن مغيرة نے تین طلاق ایک جلسہ میں دیا تھا ان دونوں طریقہ کو ملائی
 سے یہ اعتراض کہ بما لاس قول طلق ثلاثا جميعا میں منفرد ہو کر ترفع ہو گیا کیونکہ محمد بن راشد نے سلمہ
 بن سلمہ سے طلق ثلاث تطليقات في كلمة واحدة روایت کیا جو ابی اس بات کہ
 تا نہ کہتی ہے حدیث صحیح مسلم جو بطریق ابی سلمہ اصحاب شعبی والی ہر کہ مروی ہے عن ابی سلمہ

ایسے ارکب تھے جن جیسے نماز جیٹھ کا بیج درود سہری لوگ مقیدین اندہی کی تعلیم پر کفر و شرک کا فتویٰ
 اور اسے جن جب تعلیم کو اس طرح بھاگتے ہیں جیسے شیرت کوڑی تو پہر خود ہی کیون نہیں مرنے
 امامانیت تحقیق کر کے دلائل شافیہ پیش ناظرین کریں شوکانی وغیرہ کی تفسیر کر کے ہر محقق نام لکھنا
 دعویٰ کہ خلاف ہو شوکانی وغیرہ کی تحقیقات سب لوگ پر حجت نہیں مگر علی الخصوص ائمہ جو تعلیم
 تبرکیتہ ہیں یہ کیا خوب ادعا و تحقیق ہے کہ صحابہ کے فتاویٰ شوکانی وغیرہ کی تحقیقات پر اعتماد کر کے
 رد کیا جاتا ہے تحقیق نہیں ہے بلکہ تحقیق و انصاف کی گردن پر گنہ چھری چرتی ہو جتنے مسائل مختلف
 ہیں سنت و الجماعت کو ہیں ہر ہر جانب بڑے بڑے صحابہ مجتہدین کی ایک جماعت ضرور ہوتی ہے اور یہی
 وجہ اختلاف مجتہدین مابعد کہ ہونے کی جس سلسلہ میں کسی صحابہ کا فتویٰ نہیں ہو وہ سند مردود ہے
 ایسوی سے اہل بدعت کے مسائل غیر معتبر ہیں اس سلسلہ طلاق میں ایک صحابہ ہی واحد جمعی کے
 قول نہیں ہیں جن بعض صحابہ کا نام بیان کیا گیا ہو ان سے بسند صحیح خلاف میں جہور کے ہرگز کوئی فتویٰ
 مرد نہیں ہو اگر بالفرض ہو ہی تو انہیں سے رجوع بسند صحیح مروی ہو تب یہ بیان تک مباحث
 تحقیقی طلاق ثلاثہ جلسہ واحدہ کی مغلطہ ہونے میں کی گئی اب تردید اور تائیدین غلط کی بیان ہوتی ہے
 بطور نقض و معارضہ و الزام کہ در انصاف سے سنا جائے تو تین طلاق کو کوئی مغلطہ ہونا عقلاً
 ثابت نہیں کر سکتا ہے تین اگر مغلطہ ہو تو چار کیوں نہیں مغلطہ ہو سکتی ہے یہی طریقہ صحیح ہے سات تین کو
 مغلطہ کہنا اور چار پانچ کو مغلطہ نہیں کہنا ترجیح بلامریع ہو تو معلوم کہ تین طلاق حکم شارع مغلطہ ہونے سے
 عقل کی ایک جلسہ میں ہو یا کوئی جلسہ میں فصل جو لوگ تین طلاق ایک جلسہ میں دینے کو ایک شمار کرتے ہیں
 عقلی بہت بڑی دلیل حدیث عبداللہ بن عباس کی ہے جو حکو لام سلم نے روایت کیا ہے حدیثنا صحیح
 ابن ابراہیم قال اناسیما ابن جریج عن حماد بن زید عن ایوب السخیتی عن ابن ابراہیم
 بن حنیس عن طلوس ان ابی الصبیاء قال لابن عباس مات من نكاحات لم تنزل الطلاق

اسی سے
 ائمہ کی طرف سے
 حدیث مروی ہے
 ابن ابی حنیس
 سے ہے ۱۲ اسناد

الثلاث علی عهد رسول اللہ صلعم وابی بکر واحد فقال قد كانت ثلاث فلما کان فی
 عهد عمر تنایع الناس فی الطلاق فاحازہ علیہم ترجمہ باصحابی ابن عباس سے پوچھا کہ
 آپ اپنا علم بیان فرمائیے کہ تین طلاق عہد سرور کا نہ تھے صلعم حضرت ابو بکر میں ایک جوتی تھی پس کہا حضرت
 ابن عباس نے ایسا ہی تھا اور جب حضرت عمر میں کثرت کیا طلاق میں حضرت عمر نے حکم دیا اسکا اوپر اٹکے
 بعض روایت میں کہ عن ابن طاووس عن ابيه - فقال عمر بن الخطاب ان الناس قد استعملوا
 فی الھرکانت لھم فیہ اناعة طلوا مضینا علیہم ترجمہ حضرت عمر نے فرمایا کہ دو جوتی
 کرنے لگے ایسی چیزیں جس میں ان لوگوں کو ہمت تھی پس اگر جاری کر دینا اسکو اور ان لوگوں کے
 پر جاری کیا اسکو اوپر اٹکے۔ اور ایک روایت میں ہے انھما کانت الثلاث یجعل واحد
 علی عهد رسول اللہ صلعم وابی بکر وثلاث من امارۃ عمر فقال ابن عباس نعم
 اس حدیث کو طاووس نے روایت کیا ہے طاووس کے سامنے ابا الصہب نے حضرت ابن عباس سے
 پوچھا تھا تو اصل سائل ابا الصہب ہیں چونکہ وقت سوال کے طاووس حاضر تھا اسلئے طاووس نے بھی
 نام باصحاب کا لیا کہ میں بیان فرماؤں کہ اصل واقعہ سوال پر ابا صہب کے بیان کیا گیا اور طاووس
 نے **نقص** اسی حدیث پر بڑا زور دیا جو کہ تین طلاق لغیم واحد یا جسد واحد ایک طلاق رہی
 جوتی تھی لیکن ذرا مستلزم صیغہ کر کے فرمادین تو سہی کہ نم واحد یا جسد واحد یا جسد واحد یا جسد واحد
 ہیں حدیث عبد اللہ ابن عباس میں تو نم واحد یا جسد واحد کا کہیں ذکر نہیں ہے بلکہ اس حدیث میں
 تو طلاق تین طلاق کو ایک شمار کرنا واقعہ نہ ہو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تین طلاق لغیم واحد یا جسد
 واحد یا جسد واحد تفریق دینا کہ لوگ ایک شمار کرتے تھے تین برس خلافت تک حضرت عمر کی تو طلاق
 مغلطہ کی بیخ و بن مادی کٹ جاتی تو طلاق مغلطہ کوئی باقی نہیں رہتی ہوا درجیب تک اس حدیث مذکور
 صاف لفظوں میں لفظ نم واحد یا جسد واحد یا جسد واحد کا بتلایا نہیں جائیگا دلیل معویٰ کیساتھ منطبق

یہ حدیث صحیح ہے
 اور اس حدیث میں
 ایک جوتی تھی
 پس اگر جاری کر دینا
 اسکو اور ان لوگوں کے
 پر جاری کیا اسکو اوپر اٹکے۔
 اور ایک روایت میں ہے
 انھما کانت الثلاث
 یجعل واحد علی
 عهد رسول اللہ صلعم
 وابی بکر وثلاث
 من امارۃ عمر
 فقال ابن عباس نعم
 اس حدیث کو طاووس نے
 روایت کیا ہے طاووس
 کے سامنے ابا الصہب نے
 حضرت ابن عباس سے
 پوچھا تھا تو اصل
 سائل ابا الصہب ہیں
 چونکہ وقت سوال کے
 طاووس حاضر تھا اسلئے
 طاووس نے بھی

نہو کی دلیل عام ہے دعویٰ خاص ثابت نہیں ہو سکتا ہے۔ دعویٰ تو یہ ہے کہ تین طلاق بضم واحد یا بحد واحد
 ایک جمعی ہوگی اور دلیل یہ ہے کہ طلاق ثلاث ایک طلاق ہوتی ہے ہرگز دلیل عام سے نتیجہ خاص نہیں نکال سکتے
 ہاں اگر اس دلیل کو خاص کر دیجئے اور الفاظ محذوف و مقدر ماکثر بر دوستی نتیجہ خاص نکالنے پر کوئی
 استعین چڑھائے تو اس کا جواب کیا ہے مگر اول بعیر کے نزدیک دلیل کافی نہوگی اور ایسا ہی
 گھساڑھا کر دعویٰ ثابت ہو جائے تو ہم کہتے ہیں کہ اس حدیث سے مذہب جمہور ثابت ہوتا ہے
 یا منطوق کہ اس حدیث کے معنی یوں بیان کیا جائے کہ بعض لوگ عدم انستگی میں فقط طلاق
 فم واحد والی یعنی انت طالق ثلاثاً کو ایک شمار کر کے رجعت کر لینے سے اور یہ واقعہ
 چونکہ اہل میں شاذ و نادر ہوتا تھا جسکی خبر آنحضرت صلعم اور حضرت ابابکر صدیق کو نہیں تھی
 اور جب عہد حضرت عمر میں لوگ اس قسم کی طلاق زیادہ دینے لگے تو حضرت عمر کو خبر ہوگئی تو
 فرمایا کہ طلاق میں سنت یہ ہے کہ بھلے دین اور لوگ نامانستگی میں ایک ہی بار تین طلاق دیکر پھر
 رجعت کر لیتے ہیں تو ہم کو لازم ہو کہ اصل حکم میں طلاق کا جو مغلطہ جاری کر دین چنانچہ حکم غلط
 کو جو بعض لوگوں پر مخفی تھا جاری کر دیا اگر امضاء کی ضمیر جو مفعول ہر طرف طلاق مذکورہ حدیث کے
 پھرتی ہے تو لازم آتا ہے کہ معنی حدیث کا یہ ہے کہ حضرت عمر نے اسی طلاق مذکورہ کو امضاء کیا اور
 طلاق مذکورہ حدیث تو ظاہر ہے کہ تین طلاق ایک شمار ہوتی ہے اور اسی کی حدیث عمر نے بھی جاری
 کیا اور جب تین طلاق ایک پہلے ہی شمار ہوتی ہے تو حضرت عمر کی طرف اسکی امضاء کی نسبت کرنا
 محض غلط ہے تو معلوم ہوا کہ ضمیر امضاء کی جو مفعول امضاء کی ہر طرف طلاق مذکورہ حدیث کے
 ہیں پھرتی ہے بلکہ حکم طلاق کے طرف پھرتی ہے تو معلوم ہوا کہ مفعول امضاء کی حکم طلاق ہی نہ طلاق
 مذکورہ حدیث پس وہ حکم طلاق اور تھا جو مخفی تھا اسکو حضرت عمر نے عام طور پر جاری کر دیا کہ سب
 ایک آواز ہو گئے۔ دیکھئے اس تاویل سے یہ حدیث مذہب جمہور کو موافق ہوئی نہ مذہب شاذہ کی اصل

یہ ہے کہ حدیث حضرت عبداللہ بن عباس کی شکل المعنی ہے کیونکہ اگر اس کا پتہ ہر معنی پر مراد لیا جائے تو
 تو حدیث غلط کسی طور سے دو یا مختلف ہوگی بلکہ ایک ہوگی اور یہ بھی ہے کہ جس کیونکہ تین حدیث تین حدیث
 میں حدیث دیکھو کہ سب کوئی مختلف ہے اور اگر حفظ فہم و مدیا جسے حد کا اپنی طرف بڑھایا ہے تو
 مخالفت آیت میرے اور احادیث صحیح و قتادی صحیح کے لازم آتی ہے اور اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ آیت
 صحیح و احادیث صحیح و قتادی صحیح میں ایک ایسی حدیث کیواسے جو اپنے ظاہری معنی پر دال نہیں ہے
 تاویل رکھ کر کہ ایک مذہب جداگانہ میں دلیل قائم کیا جائے جس لوگ مرکب مراد کہ ہوں اور سند لا
 حدیث کا نہ جسے کہ امام احمد نے روایت کیا ہے صحیح نہیں ہے پوری بحث اس کی حدیث ثانی میں گذری
 اور جواب بھی بالاستیعاب وہیں مذکور ہے وہیں دیکھنا چاہئے یہ نقص اگر کسی علماء سابقین سے منقول
 نہ ہو اس میں الواقع نقص اور ہوتا ہو تو کچھ مضائقہ نہیں ہے فیصلہ اللہ بوندہ من لیس آء ووسر النقص
 یہ ہر سند و راہ میں اس حدیث پر گفتگو نہیں ہے لیکن متن حدیث میں محدثین نے قیل قال کیا قال
 البیہقی هذا الحديث احد ما اختلف فيه البخاری ومسلم فاخرجه المسم وتراک
 البخاری واظنه تركه لمخالفة سائر الروایات عن ابن عباس ثم ساق الروایات عنه
 بوقوع الثبوت ثم قال فهذا رواية سعيد بن جبیر وعطاء بن ابی رباح وعباد بن عمر
 وحماد بن دین ومالك بن الحارث ومحمد بن ابیاس بن بکر قال بن مزیة لا عن معاوية
 بن ابی عیاش کلهم عن ابن عباس انه اجاز الثالث وامضاهن قال بن المنذر فغیر
 جازان لیکن با بن عباس انہ یحفظ عن النبی صلعم شیء ثم یفقی بخلافه انتفی
 فزاد المعاد یعنی یہ بتی نے کہا ہے کہ یہ حدیث جسکو مسلم نے روایت کیا ہے بخاری نے اسے
 نہیں روایت کیا کہ یہ روایت طاووس کو مخالفت ہے کل روایت شاگردان حضرت ابن عباس کی جمہور
 طلاق ثلاثہ کے منظر ہونیکا فتویٰ منقول ہے پھر ذکر کیا نام شاگردان کا سعید بن جبیر عطاء بن ابی رباح

مجاہد بن عمر بن دینار و مالک بن عمارت و محمد بن ایاس بن بکر و معاویہ بن ابی عیاش بن بکر
 ابن عباس سے طلاق ثلاثہ جیسے احد کو مغلطہ ہو گیا فتویٰ نقل کیا کہ براہین مند نے کہا کہ یہ ممکن نہیں کہ حضرت
 عبداللہ ابن عباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف فتویٰ دین تو معلوم ہوا کہ حدیث حادس کی کو سند
 صحیح ہے لیکن متنا شدہ ہو گیا خلاف ہر اس حدیث کے جسکو ابو داؤد و ترمذی نے بطریق عمدہ من
 ابن عباس کے روایت کیا ہو کہ شوہر کو حق رجعت بعد تین طلاق دینے کے بھی باقی رہتا تھا لیکن حق
 رجعت بعد تین طلاق دینے کے پھر منسوخ ہو گیا آیت الطلاق مرتین کے اترنے سے
 مروی ابو داؤد والنسائی من حدیث عکرمہ عن ابن عباس فی قوله
 والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلاثۃ قمرۃ الخ وذلک ان الرجل اذا طلق
 امرتہ کان احق برجعتهما وان طلقھا ثلاثا ففسخ ذلک الطلاق مرتۃ ۱۰ مہتی
 کہا کہ یہ حدیث اسناد میں کو کہ یہ حدیث مسلم والی شاذ و منکر ہے تا یہ کہ قریٰ ہو کہ جب حضرت ابن عباس
 ہی مادی اس حدیث کے ہیں کہ بعد طلاق ثلاثہ کے حق رجعت منسوخ ہو گیا تو پھر حضرت ابن عباس
 یہ کیونکر فرماتے کہ تین طلاق ایک شمار کیجاتی تھی یعنی بعد تین طلاق دینے کے پھر رجعت کرنا جائز
 جو عمدہ افادی میں ہے کہ **قال الحصاص** حدیث ابن عباس منکر امام احمد نے بھی
 اس حدیث کو بسبب مخالفت ہونے کل روایت شاگردان حضرت ابن عباس کے شاذ و منکر سمجھ کر
 ترک کر دیا جیسا کہ ائمہ نے نقل کیا ہے حافظ ابن قیم نے مہتی کا یہ جواب دیا کہ امام بخاری نے نہیں
 روایت کرنا اس حدیث کو جسکو مسلم نے روایت کیا ہو مستلزم شذوذ و دغویہن ہے بیت ہی احادیث
 ایسی ہیں کہ مسلم نے روایت کیا ہو اور بخاری نے نہیں روایت کیا ہو جواب اسکا یہ ہو کہ بیشک
 یہ بات صحیح ہے لیکن یہ حدیث طلاق ولی ایک ہی صحابہ اور انکو ایک ہی شمار سے لے کر صحیح
 مروی ہے جسپر ایک خاص مذہب کی بنا ہے ایسی حدیث کو امام بخاری ضرور روایت کرتے

کہ یہ حدیث صحیح ہے مگر امام احمد کے نزدیک سبب تفرد بلکہ مخالفت جو دیگر شکر دان حضرت ابن
 عباس کے یہ حدیث مقبول نہیں ہے اسے صریح امام بخاری کے نزدیک ضرور محمول ہے ورنہ ضرور
 روایت کرتے **قال العلامة في المنهج السوي** مذهب الخليلي مذهب الحاكم
 ان الشاذ ما انفرد به ثقة وبسره اصل يتبع لذلك الثقة قال الزرقاني قال الخليل
 عما انفرد به الثقة بتوقف فيه ولا يلزم بعضون في اس حدیث کہ مضرب العنی کہا ہے کہ
 یہی حدیث کہ عام دخول بہا وغیرہ دخولہ کے بارہ میں روایت کیا ہے کہ اسبق **حدثنا**
 محمد بن عبد اللہ بن مروان نا ابو نعمان نا محمد بن زید عن ابو ایوب
 انسخت فی عن واحد عن طاووس ان با صعبا کان کثیر السؤال لابن عباس قال
 امر طلعت ان الرجل اذا طلق امرته ثلاثا قبل ان يدخل بها جعلوا لها واحدا علی
 رسول الله صلعم وابی بکر وصدیق کما من امرت عمر قال ابن عباس کان الرجل اذا
 طلق امرته ثلاثا قبل ان يدخل بها جعلوا لها واحدا علی عهد رسول الله صلعم
 ابی بکر وصدیق کما من خلوفت عمر فلما دافع الناس قد تبع الناس قال الجوزي عن عليه
 اس حدیث میں ابابہب کے طلاق غیر دخول بہا کا ذکر ہے دیکھئے وہی طاووس و صعبا میں کہ مسلم کے
 روایت میں دخول بہا وغیرہ دخولہ دونوں کے بارہ میں یہ حدیث روایت کرتی ہے یا وہاں اور ذکر روایت
 میں غیر دخول بہا کے بارہ میں روایت کرتی ہیں خاص کر کہ اور حال دخول بہا کا غیر دخول سے
 فرق ہو تو اضطراب فی المتن لازم آتا ہے کیونکہ علامہ قرطبی نے اس حدیث کو عبد اللہ بن عباس کے مفسر
 کہا **قال القرطبي في الفهم** شرح مسلم وقع فيه مع الاختلاف على ابن عباس لا اضطراب
 امام احمد نے یہی حدیث کو سبب شذوذ و تفرد و مخالفت قوی حضرت ابن عباس کے تو نہیں کیا **قال**
الشمس سالت ابا عبد الله عن حديث ابن عباس - ما رواه مسلم في طلاق الثلاث

بای شوق تدفعه قال بوائنته الناس عن ابن عباس من وجوه خلافه . وکذا لا نقل
 عنه ان منصوصا انتفی مافی ا غائاة الاحقان رحمہم ثم نے سوال کیا امام احمد سے کہ
 کہ آپ حدیث کو عبد اللہ ابن عباس کے کیسے نہیں تہیں کرتے ہیں فرمایا چونکہ وہ حدیث مخالف ہے
 دوسری حدیث حضرت عبد اللہ ابن عباس را یا صحابیوں تعامل باس سے سوال کیا تھا نہ حکم
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم نسبت تعامل باس کے بیان فرمایا اس کے نہیں لازم آتا ہے کہ سب صحابہ کا یہی
 تعامل تھا یا سب صحابہ کا فتویٰ دینے والا نہ حضرت ابوبکر صدیق تک اس کو مقرر مقرر تھا اور یہ تعامل حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 تھا اور نہ یہ کہ تعامل میں جو تین برس خلافت تک حضرت عمر کی برابر جاری رہا کیا جواب دیا جیسا کہ جو
 بالاتفاق مشہور اور حدیث پر وارد اور کہ جس میں طلاق غیرہ خور بہا کا حکم مروی ہے صحیح جہالت اوی نفع ہو جبکہ سلم
 میں اس کی گام نہ کر جو عن ابوبکر صدیق عن ابن عباس بن مسعود عن عائشہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ نزدیک
 محدثین کو طلاق ثلاثہ جلد۱ احد حکم میں بھی کہو مراد محدثین اگر اہل ظاہر میں جیسے کہ دائود ابن حرم غلام
 تو ان کا خلاف وفاق اجماع میں اعتبار نہیں دیا اگر مراد فقہاء محدثین ہیں جیسے امام بخاری مسلم دیگر محدثین
 و فقہاء تو یہ محض غلط ہے سوائے بعض ظاہر کا کہ کسی ما محدثین کا یہ فرہ نہیں ہر کتاب میں موجود ہیں کہ محدثین
 ف علم طلاق حرام و فرائض وغیرہ جو احکام تشریع میں صراحت کے حکم پر موقوف ہو عام ازیک وہ حکم
 بطاعت نہیں بلکہ یا استنباط و اجتہاد کسی غیر نبی کو مرعہ نہ نفس طلاق حرام یا فرائض وغیرہ کہ نزدیک حق نہیں ہاں اگر
 کوئی حکم پایا جائے اس پر قیاس کہ حکم طلاق حرام کا دیکھو میں جبکہ تاری کا حکم نص میں طلاق تہیہا لیکن علت حرمت
 یعنی سکرانہ میں موجود ہے شراب پر قیاس کیا گیا طلاق ثلاثہ جلد۱ احد کی کوئی تفسیر علیہ نہیں جو ہر قیاس
 کہ کہ حضرت عمر نے حکم حرمت کا دیا بلکہ نص صریح کی بنیاد پر حرمت کا فتویٰ دیا گیا کہ سبق سے حدیث
 شریف اولیٰ مرتبہ ہی حدیث شاذہ و دوسرے مضطرب تو مقام مستند لال میں اس حدیث سے کہ نہ کر
 دعویٰ ثابت ہوگا بمقابلہ دوسرے حدیث صحیحہ اور فتاویٰ صحیحہ اور آیت قرآنی کے عیسر القرض

یہ کہ جو بیٹہ مشکوک سے جو ظاہری اہل فہرہ یا تو کیا جاوے یا تو بکھل غلط ہوئی ہو کیونکہ ظاہر لفظ سے
 سمجھا جاتا ہے کہ مصداق تین طلاق بھی ہوتی ہے جس سے احدہ مین دی یا جس سے متفرق تین یہ کائن
 الطلاق الثلاثہ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحد اولیٰ اور لفظ غامضہ عمر سے سمجھا
 جاتا ہے کہ حضرت عمر نے کسی تین طلاق واحد ہی کو جاری کیا کیونکہ ضمیر وہی کہ سطرف پھرتی ہے
 اگر طرف طلاق ثلاث واحد کے پھیری جاوے یا تو باطل ہو اور اگر طرف مغلطہ کے پھیری جائے
 جیسا کہ صاحب معاش نے پھیرا ہے تو ضمیر بلامرغ لازم آتا ہے اور یہ بھی منہج ہے اور واسطے جس کہ نے
 اس حدیث کے الفاظ مخدوف ہم واحد و جلستہ احدہ و مغلطہ مخدوف مانا جاوے تو مخالفت قرآن احادیث
 صحیحہ و فتاویٰ صحیحہ جو اوپر منقول ہوئی لازم آتی ہے اور خود ہی خواہی ایک ایسی حدیث کی واسطے جو اپنے
 ظاہر معنی پر مال نہیں ہو نیز مخالف عموم آیت قرآنی **وَإِنْ طَلَقْتُمْ نِسَاءَكُمْ فَلَا تُحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكُنَّ مِنْكُمْ** کے ہے علاوہ
 برہن یہ حدیث شاذ بھی ہے آیت قرآنی اور اس قدر احادیث و فتویٰ کے معنی کو بگاڑنا ہرگز عقل
 سلیم پسند نہیں کرتی ہر عنی الخصوص مسئلہ حلال حرام میں ٹیکھا سیوا سے حضرت عمر نے حدیث ناظم
 بنت القیس کو باب نقد و سکتی میں جو بسے مع منقول ہے بسبب مخالفت جو عموم آیت **لَا تُخْرِجُوهُنَّ**
 من بیوتھن و لہم مطلقات متاع بالمعروف کے اور بسبب متفرق ہونے فاطمہ بنت القیس کے
 قبول نہیں کیا اور فرمایا کہ لا یشترک کتاب اللہ بقول امیر لاتدری حفظہ ام نسبت
 او کہ سیدہ حضرت عائشہ نے فاطمہ بنت القیس پر زہر فرمایا کہ فاطمہ کیواسے اس حدیث کی روایت
 میں تیسرے نہیں ہے اس سے معلوم ہو کہ مجرد حدیث صحیح ہونے سے وہ حدیث قابل قبول نہیں ہو بلکہ اور
 بھی باقی عتوں سے وہ حدیث خالی ہو ورنہ معاذ اللہ حضرت عمر و حضرت عائشہ پر بسبب عدم قبول
 حدیث کے سخت الزام آتا ہے چوتھا **نقض** یہ ہے بعض محدثین نے اس حدیث حضرت عبداللہ
 ابن عباس کی یہ معنی بیان کی ہیں قرن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض لوگ طلاق ثلاث بتکرار لفظ

انت طالق۔ انت طالق فقط بظن تا کیہ کے دیتے تھے اور ایک ہی طلاق بہ تو یہی مکر کرنے
 محض غرض تا کیہ تھی نہ تکلیف اور چونکہ کل صحابہ سچے تھے اس پر جھوٹ بولنے کا احتمال ہی نہ تھا
 مگر سنا نزدیک صاحب دہی کے کہ فوراً اہل تکذیب میں ہی اتر پڑتی جیسا کہ اکثر منافقین کے
 یہ ہیں دہی اترتی ہی اسلئے ٹکڑوں پر کہی تو قسم کھلا کر اور کہی بغیر قسم کے اعتقاد کر لیا
 تھا اور زمانہ خلافت حضرت ابو بکر صدیق اول تو نہایت مختصر تھا دوسرے حضرت ابو بکر صدیق
 اس طرف خیال ہی نہیں کیا یا پھر خبر ہی نہیں پہنچی جیسا مسئلہ متعدد میں بخلاف زمانہ امارت
 حضرت عمر کے کہ حالات لوگوں کو متغیر ہونے لگے حضرت عمر کو تجربہ ہونے لگا کہ اب سچائی زمانہ
 کے برابر نہیں رہی تو من حکم طلاق ثلاثہ کا جو تھا یعنی منعاد ہونا اسکو جاری کیا اور چونکہ یہ حکم
 علی حکم تین طلاق کا تھا کسی صحابہ نے انکار نہیں کیا بلکہ سب صحابہ یہی فتویٰ دیتے رہے۔ الذہبی
 یخذ علی کلامہ واللفظ یحمل علی ظاہرہ کہ زبان کوئی دلیل خارجی ظاہر و قوی
 لینے سے روکے تو البتہ غیر ظاہر پر قوی دینا جائز نہ ہوگا جیسے کسی شکار پر بندوق چلایا اور
 وہ گولی کسی آدمی کو چاٹک لگ گئی اور وہ آدمی مر گیا تو ظاہر ہے کہ حکم قتل آدمی کا تو قتل ہی ہو لیکن
 اگر حاکم کو اصل حالت سے یقینی طور پر وقوف ہو گیا اور قاتل پر حکم قتل صادر نہیں کیا تو اس سے نہیں
 بچا جائیگا کہ اب حکم قتل انسان بد گیا بلکہ یہ حکم اتفا قاندا رہا ہے اصل حکم قتل انسان قتل ہی ہے جو
 ہو صدق کہ زمانہ دہی میں تھا وہ صدق زمانہ قریب دہی میں باقی نہیں رہا اس طرح حالات زمانہ
 کے بدلنے کو کل یوچر بستر ہوتا گیا اگر صاحب دہی باطن پر اعتقاد کرے کہ حکم ظاہر تا قریب نہیں رہا
 تو اس سے نہیں لازم آیا کہ حکم ہی بدل گیا کیونکہ آنحضرت مسلم کو اسباب اطلاع باطن کی بہت حاصل
 تھے وہی الہام کشف جو حجت شرعی ہیں بخلاف غیر کے کہ وہ ان سب اسباب غالی ہی
 ظاہر پر اعتقاد کرے فقط باطن ہی پر ملا دلیل مجرد ایک شخص کے قول پر اعتقاد کرے کہ خلاف ظاہر حکم

دینا ہرگز صحیح نہیں بعض مواقع میں ایسا ہوتا ہے کہ حکم کسی مصلحت خاصہ کے سبب خلاف ظاہر
 قانون کی تراویکرتا ہو اس نسخ اہل قانون لازم نہیں آتا دیکھئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز و صلا
 و نماز مغرب و عشاء میں بغیر کوئی ظاہری عند کے جمع کیا تھا تو اس کے یہ نہیں لازم آتا ہے
 کہ اب سب کوئی یا بخود وقت کی نماز کو گھر میں ایک ہی وقت ملا کر ادا کیا کریں کیونکہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرحی ہر ترمذی نے اس حدیث کو بسند صحیح روایت کیا ہے **قال** حدثنا
 ہنادنا ابو معاویہ عن ابی ہریرہ عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن
 ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الظهر والعصر بین المغرب والعشاء
 بالمدينة من غیر خوف ولا مضطر قال فقیل لابن عباس ما اردت بدلت فقط
 اذ احل یخرج امته حضرت عمرؓ اپنی خلافت میں رنگ انداز کا مدسری دیکھنے لگو اور ہمیں
 کوئی شک نہیں کہ حضرت عمرؓ حالات کو لوگوں کے نہایت غور سے دیکھتے تھے اور اس کو قیام
 میں اپنی غایت درجہ کا ملک حاصل تھا باطن کا اعتقاد کرنے لگے اور یہ خیال کیا کہ اگر عورت مطلقہ
 شوہر اول پر فقط رہنا ہی قیل شوہر کے کہ مراد میری تین طلاق سے ایک ہی طلاق ہی لو یا یہ
 تو ممکن ہو کہ فی الواقع وہ شخص جو ناہو مصلی بات کو چھپا کر ایک طلاق کا بیان جھوٹ کرنا ہو تو
 ازحکاب حرام کا احتمال ہو بخلاف حکم عن کا دینے میں کوئی قباحت نہیں اگر فی الواقع تین طلاق
 دیا ہو اور جہوٹ ایک بیان کرنا ہو تو ظاہر ہے کہ کچھ ہرج نہیں اور اگر ایک ہی طلاق دیا ہو تو یہی جہوٹ
 گذر جائے عدت کے وہ عورت بالاتفاق مدسری سے نکاح کر سکتی ہو تو یہی شہرہ اول صحیح نہ کرنے میں
 کوئی عیب نہیں گو یہاں بطریق تنزل ہو لیکن بہت علماء و متقدمین اس تاویل کو پسند کیا ہے جیسے مذہبی
 و ابن عمر وغیرہ نے اگر فی الواقع تمامی جرح سے حدیث مذکور کے قطع نظر کیا ہو اور مورد اس حدیث
 کا فہم واحد یا جسد احد ہی تسلیم کر لیا جائے تو اس حدیث کے ضرر یہی معنی ہو کہ نماز مسرود کا ناستہین جو گناہ

تین طلاق کوئی صحابہ ایک مجلس میں بیٹھے تھے وہ ہنظر تاکید کے دیتے تھے : بھر تجدید کرو اور چونکہ یہ تمہاری
 اور جو حصہ دین چاہو صحابہ کو انکی نیت و قول پر اعتماد کیا جاتا تھا اور جب لوگ خلافت میں حضرت عمرؓ کے
 حق کی جیسے اصرار میں کثرت کرنا لگے وہیں چاہتے دینا انکو شرم تھا تو حضرت عمرؓ نے حکم ظاہر طلاق کا جو
 صحابی فرمایا اعتبار باطن کا جو عند اللہ ہی عند القضا سا قطر فرمایا القضا بجمہری علی ظاہر
 مسئلہ ہو دیکھو منافقین پر حکم ظاہری برہا جاتا تھا حضرت عمرؓ کا شراپہ ہے کہ منافقین کو قتل ڈالیں
 حضرت نبویؐ سے روکا جاتے تھے اسی لہذا کہ ہر مین تو مسلمان ہیں حدیث ان الناس قیل استجبوا
 انت لهم فيه اذاعة فلو افضنا عليهم فافضينا كاعبيهم استیادہ کا فعل و اگر اس
 میں یہ مذکور نہیں ہو کہ حضرت عمرؓ حکم طلاق کا جدید بن غنہ نفسہ و دوسرا جو خلاف حکم رسولؐ کو تھا
 فرمایا اور جیسا کہ حافظ ابن قیمؒ نے تادیل کی ہو کہ تجدید تین طلاق جیسے اصرار ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم تھا حضرت عمرؓ نے سیاست مغلطہ کر دیا اور اس میں کوئی شک نہیں ہو کہ درمیان طلاق یعنی
 ان مغلطہ کے نسبت بتائیں کی ہو ایک محل میں دونوں جمع نہیں ہو سکتے ہیں تو العیاذ باللہ
 انکم نبی کو غیر نبی نے یعنی حضرت عمرؓ نے اپنی راۓ سے فسوح کر دیا اس تادیل پر تو منافقین
 ہر ادا کی ہو صحابہ کرام پر جو لوگ الزام عاید کرتے ہیں اسکی پوری تصدیق ہوتی ہو کہ احکام دین
 و ناسط پلٹ کر دیا حال کے حرام کا فتویٰ دیدیا کیا ضرورت ہو کہ ایسی چوں تادیل کو چھوڑ کر جس سے
 ماورث و فتاویٰ صحابہ و آیت قرآنی جو جمہور کی دلیل ہو سب میں تطبیق ہو جاتی ہو ایسی توجہ
 سے معاذ اللہ مخالفین سنت کو تہقیر و مضحکہ اڑانے کا موقع ملے ہم کہیں اعتبار نہیں کر سکتے ہیں
 حافظ ابن قیمؒ نے کہ ہو کہ بلکہ یہ چالاک کسی صاحب اننا ہنشری کی ہو کہ کتاب میں ابن قیمؒ کے یہ
 مان کر دی ہو جیسا کہ ان لوگوں کی عادت ہو کہ شارب خمر کو جو نفیر میں پیش کیا ہو وہ نفیر کی
 یہ جو نہ شراب نہیں لگی تھی چیز بجا نہیں لگتی ہو بلکہ شراب کو نہ مارا دیا کہ اصل نصیحت مسلمانین

یعنی تکلیف جہانی دینے میں کوئی تغیر نہ ہو رہا ہے واقعہ یہ ہے کہ نہیں کیا گیا ہے کہ مارپیٹ کی سزا
 قتل سے بدل لگئی فلسفہ بر تقصیر **پانچواں** اگر حضرت عبداللہ ابن عباس کی حدیث
 کو تاحی نقص سے سالم مان لین تو بھی مدعا جہاں رہی ثابت ہو حضرت ابن عباس فرماتے ہیں
 کہ تین طلاق دو یا تین برس خلافت عمر تک ایک شمار ہوتی تھی پھر تین شمار ہونے لگی اس
 حصے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد تین برس خلافت حضرت عمر کے تین طلاق جلسہ احد کے
 منعقد ہونے پر اجماع ہو گیا ورنہ یہ حصہ صحیح نہیں ہو کہ تین یا دو برس خلافت تک ایک رہا
 بلکہ یوں کہتا تھا کہ بعد تین برس خلافت حضرت عمر کے بھی تین طلاق ایک ہی شمار کی جاتی تھی
 یا اگر مختلف ہو گئی نہ یوں کہتے تھا کہ بعد تین برس کے لوگ مختلف ہو گئے کوئی ایک شمار کرتا تھا
 اور کوئی منعقد ہر حال اس حصے سے منعقد ہونے پر اجماع ثابت ہوتا ہر اب یہ بات دیکھنی
 چاہیے کہ حضرت عمر نے یہ اجماع جبراً یا قہراً قائم کیا یا نادرستگی میں اور دوسرے صحابہ خصوصاً
 حضرت عبداللہ ابن عباس جو مادی حدیث ہذا میں تفسیر کر کے سکوت کیا بلکہ موافق حکم حضرت
 عمر سے فرمایا تو وہی پرکھ کر اجماع کا عاید ہوتا ہو کہ جس قب لزمان ہر دین کی ترویج دنیا
 ہی اکثر جاتی ہو کیونکہ ایسے ہی صحابہ سے ہم تک قرآن حدیث پہنچی ہے کہ جنہوں نے احکام نبی
 صلعم کو الٹ پٹ کر دیا حلال کو حرام اور حرام کو حلال اور کوئی صحابہ صوت فاروقی سے چون بھی
 نہ کر سکے بلکہ اور انہیں کے ہائی بھرنے لگے العباد باللہ من ہذا یا مصلیہ للوقت حضرت عمر
 نے حکم نبی صلعم تبدیل و تسبیح کی کہ طلاق ثلاثہ جہی کو طلاق منعقد قرار دیا کوئی اسمان ایسے صحابہ
 جلیل القدر پر اب گمان کر سکتا ہو کہ حکم خدا و رسول عہد خلافت میں اپنی مایوسی سے بدل کر جبکہ
 خدا و رسول نے حلال کیا ہو اسکو حرام کر دین کیا جس طرح سرور کائنات کے وقت میں نسخ و تبدل
 ہوا کرتا تھا اسی طرح تا یوم قیامت یہ نسخ و تبدل بزیادہ خلیفہ وقت ہونا جائز ہو تو شاید انہی

کے بعد تین برس خلافت تک ایک شمار ہوتی تھی پھر تین شمار ہونے لگی اس حصے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد تین برس خلافت حضرت عمر کے تین طلاق جلسہ احد کے منعقد ہونے پر اجماع ہو گیا ورنہ یہ حصہ صحیح نہیں ہو کہ تین یا دو برس خلافت تک ایک رہا بلکہ یوں کہتا تھا کہ بعد تین برس خلافت حضرت عمر کے بھی تین طلاق ایک ہی شمار کی جاتی تھی یا اگر مختلف ہو گئی نہ یوں کہتے تھا کہ بعد تین برس کے لوگ مختلف ہو گئے کوئی ایک شمار کرتا تھا اور کوئی منعقد ہر حال اس حصے سے منعقد ہونے پر اجماع ثابت ہوتا ہر اب یہ بات دیکھنی چاہیے کہ حضرت عمر نے یہ اجماع جبراً یا قہراً قائم کیا یا نادرستگی میں اور دوسرے صحابہ خصوصاً حضرت عبداللہ ابن عباس جو مادی حدیث ہذا میں تفسیر کر کے سکوت کیا بلکہ موافق حکم حضرت عمر سے فرمایا تو وہی پرکھ کر اجماع کا عاید ہوتا ہو کہ جس قب لزمان ہر دین کی ترویج دنیا ہی اکثر جاتی ہو کیونکہ ایسے ہی صحابہ سے ہم تک قرآن حدیث پہنچی ہے کہ جنہوں نے احکام نبی صلعم کو الٹ پٹ کر دیا حلال کو حرام اور حرام کو حلال اور کوئی صحابہ صوت فاروقی سے چون بھی نہ کر سکے بلکہ اور انہیں کے ہائی بھرنے لگے العباد باللہ من ہذا یا مصلیہ للوقت حضرت عمر نے حکم نبی صلعم تبدیل و تسبیح کی کہ طلاق ثلاثہ جہی کو طلاق منعقد قرار دیا کوئی اسمان ایسے صحابہ جلیل القدر پر اب گمان کر سکتا ہو کہ حکم خدا و رسول عہد خلافت میں اپنی مایوسی سے بدل کر جبکہ خدا و رسول نے حلال کیا ہو اسکو حرام کر دین کیا جس طرح سرور کائنات کے وقت میں نسخ و تبدل ہوا کرتا تھا اسی طرح تا یوم قیامت یہ نسخ و تبدل بزیادہ خلیفہ وقت ہونا جائز ہو تو شاید انہی

دین کے مابین جواہر دین بہت چمکتے حضرت عمر نے دیکھ کر لوگ بھرتی غیر سنون طلاق دینے کے تو سیاست
 حکم حلاق جب کسی کو مغلطہ سے بل دیا وہ کیا کہنا سوچیں وہ خوب مکر و خنین خیال کیا کہ طلاق دینا والے
 تو اتنا ہی تھوڑا ہے کہ بھرتی غیر سنون طلاق دیا کہہ حضرت عمر نے تو طریقہ یہ بایا حکم رسول کی بدست
 مخالفت ہی پر حکم کیا جو نبی کے حکم کو بدل دینا یا بغیر طریقہ سنون کوئی کام نہ کرے اور نبی بات دلیل
 طلب ہو کہ تین طلاق دینا ایک جسد میں ممنوع و گنہ گری نہیں امام شافعی اسکو گناہ ہی نہیں
 سمجھتے میں چنانچہ بعض اصحاب کی بھی یہی رائے معلوم ہوتی ہے حضرت حسن کی حدیث دیگر آثار
 اس بارہ میں دہر مری ۱۰۰ ہے کہ ایک جلسہ میں تین طلاق دینا گنہ گری یا نہیں ہی مسئلہ فقہ
 نہیں ہے تو ایسے ام مختلف نہ کر اسے حضرت عمر کا اتنا بڑا گناہ اختیار کرنا کہ برخلاف حکم خدا و رسول
 ایک اپنا حکم جاری کیا جلالت شان خادقی و شاعر رسول اس بات کو جابر نہیں رکھتی
 اگر اتنے نزدیک اسطرح طلاق دینا گنہ تھا تو ایسے طلاق کی سزا فرماتے نہ کہ اسے شخص کو گنہ
 سے بچانے کے لئے اپنے سر الزام تبدیل حکم کا لیتے۔ علاوہ اسکے اگر یہ بات سیاست یا مصلحت
 الوقت جابر ہو کہ غیر نبی حکم خدا و رسول کو اپنی رائے سے بد کر بخلاف اسکے کوئی دوسرا حکم جاری
 کرے تو اسکی کیا دلیل ہے نہ اپنی رائے کو چاہئے تو پھر آیت الیوم اکملت لکم دینکم
 کے کیا معنی بتا دینا احکام فردی البتہ حسب اقتضائے وقت بر طبق قون شرعی اجتہاد
 یا استنباط جو مخالف نص میرج کے ہو نکال کر جاری کر سکتا ہے نہ یہ کہ ایسے حکم میرج سے سب سے بڑا تعامل
 نماز خلاف تک حضرت ابو بکر صدیق کے چلا آتا ہی بد لکر برخلاف اسکے دوسرا حکم جاری کرے
الغرض اس طلاق ثلث جلسہ احمدہ کے مغلطہ ہونے پر جو حسب سیاق و سباق روایت
 حضرت عبداللہ ابن عباس اجماع ہوا وہ اجتہاد یا جبر یا مصلحت الوقت نہیں ہوا تھا بلکہ وہ اسکی
 یہ تھی کہ طلاق فہم واحد الی بعض صحابہ تنبأ طایا حکم واحد و محی شمار کرتے تھے تعریج یا تنسیخ اسکی جو

حضرت صلعم سے مروی تھی وہ کل صحابہ پر تازانہ خلافت حضرت ابوبکرؓ مخفی تھی اسلئے حضرت عمرؓ اپنی خلافت میں شایع کیا اور چونکہ وہ حکم حضرت عمرؓ کا موافق حکم رسول کے تھا اسلئے کسی صحابی کو براہ راست نہ بولا بلکہ جنکو معلوم تھا ابوبکرؓ نہیں معلوم تھا سب لوگ نے بالاتفاق حضرت عمرؓ کی موافقت فرمادہ حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں چونکہ یہ طلاق نادر الوجود وقوع میں تھا اسلئے خبر اسکی حضرت ابوبکر صدیقؓ کو یا دوسرے صحابہ کو جنکو اسکی تعریف یا تنبیخ معلوم تھی نہ پہنچی اور جب خلافت عمرؓ میں اسکی ذرا کثرت ہوئی تو یہ واقعہ سب لوگ کو معلوم ہو گیا تو حضرت عمرؓ نے اسکی تلافی کہ جو انکو معلوم تھی جاری و شایع کیا جیسا لفظ فامضاء عمرؓ سے مفہوم ہوتا ہوا اور تعامل بعض ان میں کا زمانہ حضرت صلعم سے تازانہ خلافت حضرت ابوبکرؓ کے مخفی رہنا کوئی مستبعد نہیں دیکھو دربارہ حضرت صلعم کے حکم متفقہ تو بالاتفاق نسخ ہو گیا تھا مگر پھر بھی لوگ تعامل اسکا زمانہ میں آنحضرت صلعم و حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کر رہے تھے اور نبی صلعم کو اور حضرت ابوبکرؓ کو تعامل مطلقاً اطلاع نہ ہوئی بلکہ خلافت میں حضرت عمرؓ کے اس تعامل کی اطلاع ہوئی تو حضرت عمرؓ نے لوگوں کو اس کا معارضہ کہ کسی فعل کا عہد سرور کائنات اور خلافت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعض صحابہ کا تعامل پایا جانا اس بات کو مستلزم نہیں ہرگز خواہی بخوابی حکم سے نبی صلعم کے وہ تعامل تھا یا نبی صلعم کو اس تعامل کی خبر بھی ہو اور سکوت فرمایا ہو بلکہ ممکن ہے کہ بسبب قلت وقوع کے اس تعامل کی شہرت نہ ہوئی اسلئے اسکی ممانعت صادر نہ ہوئی اور جب اسکی شہرت ہوئی تو جن لوگوں کو اسکی ممانعت معلوم تھی انھوں نے اسکو حرمت کا فتویٰ صادر فرمایا دیکھو علت متفقہ آنحضرت صلعم نے اپنی حیات ہی میں جنت الوداع یا عام الوداع میں حرم فرمادیا تھا لیکن چونکہ سب صحابہ کو یہ حکم نہیں پہنچا تھا اسلئے بہت صحابہ عہد سرور کائنات سے تین برس خلافت حضرت عمرؓ تک تعامل اسکا کرتے رہے لیکن جب حضرت عمرؓ کو اس تعامل کی خبر پہنچی تو اپنے نسخ کر دیا

ابن حجر تخلص الجبیر بن فراس بن کرمین کہ مسلمین یہ روایت موجود ہے عن ابی الزہریر سمعت
 جابر بن سمرہ یقول کہنا استمتع بالقض الدقیق او القمر الايام علی عهد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر و صدرا من خلافت عمر ففهم عنهما عمر فی
 ثنائک عمر بن الحرث ثم جمیع جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ ایک نبی ستودہ چھ ماہ
 پر زما میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق اور صد خلافت عمر میں متو کیا کرتے تھے پس
 منع کر دیا حضرت عمر نے متو کرنے سے عمر بن حرث کو واقعہ میں عبدالزاق بن حنف
 میں روایت کیا ہے عن ابن جریج عن عطاء بن ابی رباح عن ابن عباس کہ کان
 یلها حلا ولا یقرعها سمعتهم به منهم قال ابن عباس فی حرف ابی بن
 کعب الی اهل مسقط قال وكان یقول یرحم الله عمر ما كانت المتعة الا حجة
 من الله یرحم بها عباده ولو لا انی عمر ما احتج الی الزنا یعنی عطف فرمایا
 کہ حضرت عبداللہ بن عباس متو کمال سمجھتے تھے کہ متو اسکی حجت تھی بخیر نہ پر اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 زنا کی طرف رجحان تھی سبک دیتے تھے متو ہی ہر جنح میں کہ ہر کہہ کہ وقتا ثبت تحلیلھا
 بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جماعة من السنف منهم الصحابة استمتع
 بنت ابی بکر وجابر بن عبد اللہ وابن مسعود وابن عباس ومغویة
 وعمر بن الحرث وابو سعید وسلمة ومعبد ابنا امیة بن خلف من الناکھین
 طاؤس وعطاء وسعید بن جیسر وسائر فقہاء مکہ یعنی علت متو کی ایک
 جماعت سلف سے متو ہے صحابہ سے اسما بنت ابی بکر وجابر بن عبد اللہ وابن مسعود
 ابن خویہ وعمر بن الحرث وابو سعید وسلمة ومعبد بن امیہ بن خلف کی اور تابعین طاؤس و
 عطاء وسعید بن مسیر و باقی فقہاء کہ انھیں کافی تخلص الجبیر۔ ابی بن ہریرت ہوں کہ

جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ جو لوگ زمانہ نبیؐ حضرت صلعمؑ خلافت تک حضرت عمرؓ کو متعہ برتتے
 تھے تو اس کو اس کہنے سے یہ لازم آیا کہ نبی صلعمؑ حضرت ابو بکرؓ نے صد خلافت تک حضرت عمرؓ کو
 بعد منہج ہونے کے ہی اس تعامل کو جائز رکھا، جو علم ہونے کے بعد بھی حضرت صلعمؑ یا حضرت ابو بکرؓ کو لوگوں
 اس فعل منہج سے باز نہیں رکھا، اسی بنا پر حضرت کی عہد میں فعل ناجائز ہوا اور حضرت صلعمؑ یا جو علم
 نہ دین تک عہد میں کسی بھی ایسے جو کالہ کو حلال نہ کر دیا اس کا حضرت صلعمؑ اور حضرت ابو بکرؓ بعد
 نبیؐ کے علم نہ ہوا اس لئے ان وقت میں حرمت زیادہ شایع نہ ہوئی اور جب خلافت میں حضرت
 عمرؓ کے یہ بات معلوم ہوئی کہ بھی تک لوگ متعہ کرتے تو حلال جائز تو اپنے ان کی حرمت کو شایع کیا اب
 ذرا انصاف سے ان دونوں احوال کو ملاحظہ فرمائیے کہ متعہ کو دیکھنا چاہئے جس طرح متعہ دو میں برسر تک
 خلافت حضرت عمرؓ کی مخفی رہتا تھا کہ مخفی رہا اور تعامل کا لوگ کرتے رہے یہاں تک کہ
 عمرؓ بن الحریث کے واقعہ میں یہ بات ظاہر ہوئی اور پوری حد حرمت شایع لگی تو طلاق ثلاثہ جلسہ
 واحدہ و مغلطہ ہوئی یہ صحیح یا متعہ مخفی رہتا ہرگز متعہ نہیں تو باطل ہو گیا تو حافظ ابن قیمؒ کا جسکو
 صاحب معات نے نقل کیا ہے کہ الوداع سے کہ بہت بعد ہرگز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت میں
 اور خلافت ابو بکرؓ کے طلاق ثلاثہ جلسہ واحدہ و مغلطہ کو لوگ واحد جمعی شمار کرتے رہے اور کسی نے
 نہیں روکا جو اب تعامل متعہ کا زمانہ صد خلافت حضرت عمرؓ کے ہے وہی جواب تعامل طلاق ثلاثہ
 کہ واحد جمعی ہو گیا زمانہ صد خلافت حضرت عمرؓ کی جس دلیل سے حافظ ابن قیمؒ نے طلاق ثلاثہ
 جلسہ واحدہ کو واحد جمعی ہو گیا دعویٰ کیا ہے جیسے اسی قسم کی تقریر کرنے سے متعہ بھی حلال ہو گا
 اور متعہ کو خود ابن قیمؒ مہرم کہتے ہیں تو طلاق ثلاثہ جلسہ واحدہ کو مغلطہ کہنا پڑے گا ورنہ ترجیح بلا مرجح
 لازم آوے گی بلکہ حرمت متعہ کا فتویٰ حضرت عبداللہ بن عباسؓ صحیح طور سے مردی بھی نہیں ہے بخلاف
 طلاق کے مغلطہ ہونے میں کسی صحابہ کا خلاف صحیح طور پر متقول نہیں ہے کتاب الزانیق میں ابن مغیثؒ

سوا بن عباس کوئی فتویٰ نہیں ہو اگر کسی کو بسند صحیح کوئی فتویٰ ملے تو ذرا نقل کرے اور اگر
 بالفرض جو بھی تو پھر جمع ہی اُسے بسند صحیح منقول ہی جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا باقی فتویٰ
 حضرت ابن عباس کا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو وہ قول کہ طلاق ثلاثہ بغير واحد ایک ہی ہے
 قول ابن عباس کا نہیں ہے بلکہ وہ قول عکرمہ کا ہے جیسا کہ ابو داؤد سے اوپر منقول ہوا اور جب
 اُسے بسند صحیح کوئی فتویٰ مغلطہ ہونے میں منقول ہیں تو اس کا اور بھی مذہب جمہور کے حق صحیح
 ہونیکے دلیل ملتی ہے کیونکہ طلاق ثلاثہ کو رجعی ہونیکے ہی حضرت عبداللہ بن عباس ہی راوی
 ہیں تو باوجود نقل کرنے حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ طلاق ثلاثہ واحد رجعی ہوتی ہے اور خود
 بھی واحد رجعی ہونیکا فتویٰ دیتے تھے پھر کیوں مغلطہ کا فتویٰ دینے لگے ذرا سا عقل والا ہی
 سمجھ سکتا ہے کہ جب تک انکو نزدیک صریح یا تنسیخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پہنچی ہوگی ہرگز خلاف
 روایت کو فتویٰ نہیں دیتے ورنہ سخت محل الزام ہوا اور ہمیں کوئی شک نہیں کہ کوئی صحابی
 اپنی حدیث مرویہ کے خلاف فتویٰ دینے میں سکتا ہے جب تک کہ کوئی وجہ معقول اُسکو نزدیک
 اُس حدیث کے خلاف عمل یا فتویٰ دینے کے واسطے نہ ہو حضرت عبداللہ بن عباس صلی اللہ علیہ وسلم
 کو طلاق کا حکم دیتے تھے باوجود حدیث مرویہ اپنی اسکو خلاف انہیں سے مروی ہو تو کوئی وجہ
 معقول انکی پاس اس ظاہر حدیث کے خلاف عمل کرنیکی ضرورت تھی گو وہ وجہ دیگر مجتہدین کے
 نزدیک کافی نہ ہو احادیث و آیات محتمل المعنی و اتاویل میں راوی کسی مجتہد کے اتباع لازم نہیں ہے
 دوسرا معنی بھی پیدا ہوتا ہے جس مجتہد کے نزدیک جس معنی کو ترجیح ہوگی اُسیکا فتویٰ دیگا
 جیسا کہ حضرت ابن عباس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرقت کہتے ہیں اور قصہ خلع ثابت بین قیس کو طلاق المآل
 قرار دیتے ہیں نہ خلع مآل کا اس حدیث کو خود ہی روایت کیا ہے لیکن تاویل کرتے ہوں تاویل
 ایک مجتہد کی دوسرے مجتہد پر محبت نہیں ہے و نہ سزا اللہ مصلحت مصر مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا ہے

ہر غرض کہ حضرت عبداللہ ابن عباس کا طلاق ثلاثہ کے رجعی ہونے میں مغلطہ کا فتویٰ دینا صحت
 کہہ رہا ہے کہ یا تو لوگ نادانستگی سے رجعی خیال کرتے تھے یا نسخ معلوم نہیں تھا خلافت
 حضرت عمرؓ میں تصحیح یا نسخ شائع ہوئی یا اتفاق سب صحابہ اور خود حضرت ابن عباسؓ
 مغلطہ کا فتویٰ دینے لگے عمدۃ القاری شیخ رحمہم بخاری میں بھی **قال الامام الشافعی**
 يشبه ان يكون ابن عباس قد علم شيئا ثم نسخ لانه لا يرى عن رسول
 الله صلعم بخالفه بشيء لا يعلمه كان من النبي صلعم فيه خلاف في تنبيه
 اب حافظ ابن قيم کے بعض اعتراضات کا جواب دیا جاتا ہے جو مذہب جمہور پر کیا ہے تو کہ
 و اقول کر کے گو بالا محال ہے کا جواب ہو چکا مگر عبارت عزرائلی کا ترجمہ کر کے جواب دیا جائیگا
 تاکہ عام لوگوں کو فائدہ ہو و لو لم یس حافظ تقی الدین ابن تیمیہ و حافظ ابن قیم کی جلالت شان کا
 مجھے انکار نہیں ہے و نہ انکو تجر کا لیکن اس کہنے پر بھی ہم مجبور ہیں کہ تنفرد فی المسئلہ
 ہونیکا ہی ضرورت تھی تھا چنانچہ مسئلہ زیارت قبر آنحضرت صلعم وغیرہ شاہد ہیں **فصل**
قولہ محال ہے یہ بات کہ زندگی میں آنحضرت صلعم اور حضرت ابوبکر کے فعل مشعر پر عمل ہوا اور حضرت
 صلعم اور حضرت ابوبکر کو اسکی خبر ہوئی **اقول** میں کوئی احتمال نہیں دیکھتا کہ آنحضرت صلعم
 ابد الابد کے لئے حرام فرمایا تھا لیکن پھر بھی تعامل اسکا عہد سرور کائنات خلافت حضرت
 ابوبکر صدیق میں باقی تھا اور اس تعامل کی لوگوں کو خبر نہ تھی خلافت حضرت عمرؓ میں حرمت اسکی
 شائع ہوئی کما سبق اس طرح تعامل طلاق ثلاثہ کی بھی سمجھنے کا لوگوں کی آنحضرت صلعم کو اور حضرت
 ابوبکر کی خلافت میں عالمین تصریح یا نسخ کو خبر ہوئی اور جب خبر ہوئی تو روکے گئے اور
 مغلطہ ہونیکا فتویٰ شائع کیا گیا **قولہ** آنحضرت صلعم نے طلاق جلسہ واحدہ کو بھی کا فتویٰ دیا
اقول وہ فتویٰ صحیح آنحضرت صلعم کا کہان ہر سند صحیحہ و راوی پرستہ کرنا چاہئے حدیث عبداللہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی نے طلاق کا کلمہ کہہ دیا تو اس کا کلمہ صحیح ہے
 لیکن حکم نبوی نہیں ثابت کیا گیا کہ نبوت میں نہیں ہو گا ممکن ہو کہ بعض لوگوں کا تعامل طلاق
 ثلاثہ بغیر واحد میں اجتہاد ہو زیادہ توضیح اس کی کہ کلمہ ہین آدھی قولہ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ
 میں کہا کہ حضرت عمرؓ نے طلاق ثلاثہ جملہ واحد کو اجتہاد اور سیاحت مغلطہ قرار دیا **اقول**
 بقول انصاری قیہ طلاق مغلطہ اگر طلاق ثلاثہ جملہ واحد رجعی بقیہ انصاری نے طلاق ثلاثہ جملہ واحد کو
 تھانوی حکم نقل کیا ہے کہ اجتہاد انہیں ہی مغلطہ مخالف نصیح کے ہے کیا کسی مسلمان کا عقیدہ
 ہو سکتا ہو کہ حضرت عمرؓ یا کوئی دوسرا شخص فتویٰ نبوی کے خلاف حکم دے سکتا ہے ہرگز نہیں اجتہاد
 موافق نص کے ہونا چاہئے نہ مخالف نصیح کے اجتہاد مخالف نصیح کے مردود ہو عام
 لوگوں کا ایسا ہونہیں سکتا ہر جہاں ایکہ خلفاء راشدین سے **قولہ** طلاق ثلاثہ جملہ واحد کو
 رجعی ہونے کا ثبوت کتاب اللہ و سنت رسول اللہ اور لغت عرب و عرف تخطیب سے
 ثابت ہوتا ہو **اقول** اگر کوئی شخص تنکر اللفظ کہ انتک طالق انتک طالق انتک طالق ایک جملہ
 میں تین طلاق دے تو تین معلوم کہ کس آیت و کس حد سے۔ و کون لغت۔ و عرف و تخطیب سے
 واحد رجعی ثابت ہوتا ہو وراپیش کرنا چاہئے وہ لغت و محاورہ جو ذکر ہو ہو میں اگر کسی قدر بشر
 رفت میں بھی تو طلاق ثلاثہ جمعة میں یعنی۔ انتک طالق ثلاثہ میں نہ طلاق ثلاثہ بلقہ ذکر
 میں واحد انصاری طلاق ثلاثہ مکررہ کو بھی واحد رجعی کہتے ہیں **قولہ** کل صحابی تین برس تک حضرت
 عمرؓ کے یا واحد رجعی کا فتویٰ دیتے تھے یا اس فتویٰ کیساتھ رضی اللہ عنہ اگر اگر نام شمار کر جائیں
 تو ہزار سے زیادہ ہو جائینگے **اقول** باوجود اس قدر زور شور سے کہنے پر بھی ایک آدمی کیا
 نام بھی نہ لکھ سکے فقط ہزار دو ہزار کہہ دینے سے کیا ہوتا ہے معرض استدلال میں نام صحیح
 سند صحیح کیساتھ لکھنا چاہئے خود حافظ ابن قیم نے اغاثۃ اللہ العارفین میں آخر قرار کیا ہو کہ سوا

۱۵ سب در بیان
 طلاق واحد رجعی
 و ثلاثہ جملہ واحد
 نسبت تین میں
 یک جملہ واحد
 کہ واحد رجعی
 غلط کہنا تبدیل
 یا نسخ حکم ہے
 ہر اول اجتہاد ہو
 ہر

رسالہ الغیات

مدد الصلوٰۃ علی من لا ینبغی بعدہ فیما مضی الخلیفہ میر محمد حنفیہ نے اس کا فیض متعارف کو سرتاپا ہدایت پایا۔
 یہاں اسکے مصنف صحیح کو جزا خیر عطا فرما کر کس غی سے مخالف معاند کار ڈرنا یا ہم نہیں سمجھتے کہ انھیں
 تقلیدین کو کیوں اتنی ضدیائی ہو کر مسئلہ محقق اہل سنت میں دھندلائی کرنا فرض سمجھتے ہیں بالخصوص اس
 مسئلہ میں کہ اکثر صحابہ و تابعین و تبع تابعین محمد بن سلف و خلف و ثمال حضرت عمر حضرت عثمان
 رضی اللہ عنہما حضرت سید بن علی حضرت ابو ہریرہ حضرت ابن عمر حضرت ابن عباس حضرت عمر ابن عباس
 رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ حضرت عبداللہ ابن زبیر حضرت انس رضی اللہ عنہما حضرت ابن مسعود حضرت
 ابن عباس حضرت ابوسری اشعری رضی اللہ عنہما اربعہ اہل سنت (۲۱) علامہ عینی (۲۲)
 کتب فتح الباری وغیرہم رضی اللہ عنہم ہمیں طلاق جلد و احد کے طلاق مطلق ہونے کا قائل ہیں۔
 جنہوں نے کہ انھیں وقوع طلاق ثلاث میں اہل حدیث کا مذہب مسموع وقوع ثلاث بتلاؤ میں مراد اُن سے زمانہ حال کے
 بیان علی الحدیث ہیں جس پر ہم ماہرین صحاح ستہ کے درجہ اگر لقب حدیث اختیار کرتے ہیں اگر
 بارہ۔ ان کو اگرچہ اختلاف مضمر نہیں۔ یا اہل اہل ہر زمانہ میں وہ بھی خارج اہل سنت ہیں ان بعض نے
 تاخرین کی غلطی اس طرح کی کہ چونکہ ان کا قول اہل حدیث نہیں جیسا کہ علامہ عینی نے صحیح بیان کیا
 ہے تو علامہ مصنف نے بہت دلائل قاطعہ و بیان فراگیر حدیث شریف ہی میں اللہ تعالیٰ کے ہر وقت ہر لمحہ کے
 رسول اللہ البیہقی من حدیث معاذ بن معاذ حدثنا شعبۃ عن طارق بن عبد الرحمن عن
 عاصم قال سئل عن النبی انا ما اعدان رجل طلق امرأۃ ثلاثا فقال ثلاثہ تحرم و سبعۃ و تسعین
 و ذکر البیہقی ان رجل ان عمرات ابن حصین ہونی المسجد فقال رجل طلق امرأۃ ثلاثا فی المسجد فقال
 عمراتہ و حرمت علیہ امرأتہ قال طلق الرجل قد کثر ذلک لابی موسیٰ یرید بدلت عیبہ
 یومئذ ان عملت قال کذا حکذا فقال ابو موسیٰ اکثر اللہ فیما مثل ابی نجید +
 رحمہم اللہ و لا طما حکیم محمد یوسف حسن عینی قادری (مدبر محمد حنفیہ) عفا عنہ الباری

تقرظ

حاشا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي هدانا لهذا السبيل...
 النبي الامي الذي بعثه فينا نبي...
 ونفصها خاتما...
 والاسلام حجة الدنيا...
 وانما المسلمين الى بكرة الصديق...
 العظيم آياتي عظمه الله...
 العالم الاجل الاكل القاض الاجل...
 وجبين الكفرة والمبتدعة...
 العظيم وبقية الاسلاف...
 فوجدتها قريته المحن...
 رشيقه مشتتة على ما هو الحق...
 سيد الانبياء وسند الاصفياء...
 من الله العلي الاعلى...
 التال مما اصغى من كثرة الآلام...
 والآن نختتم كلامي بحمد الله...
 محمد صاحب الجمال الجمال على اصحابه...

سورة الاحقاف...
 السجدة...